Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

جلد 63

شمارہ 43

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

27 ذوالحجہ 1435 ہجری / 23 اخاء 1393 ہش / 23 اکتوبر 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

’’چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے رُوح القدس سے حصہ لو کہ بجز رُوح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اُس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی مِلونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچّی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٔ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کیلئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔ اے سُننے والو سُنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307_309)

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آئرلینڈ 2014

آئرلینڈ کی پہلی مسجد کا افتتاح ۞ حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور نماز جمعہ پڑھا کر مسجد کا افتتاح فرمایا ۞ یہ خطبہ جمعہ مسجد مریم سے دنیا بھر میں ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر ہوا ۞ نیشنل ریڈیو RTE One اور نیشنل اخبار The Irish Times کو ازراہِ شفقت حضور انور نے انٹرویو دیا اور اسلام کا پیغام پہنچایا ۞ مورخہ 26 ستمبر کی شام مسجد مریم کی عظیم الشان افتتاحی تقریب کا انعقاد ۞ ممبرز نیشنل پارلیمنٹ آئرلینڈ، ڈپٹی سپیکر، سینیٹرز، نمائندہ بشپ آف گالوے، چیف سپرنٹنڈنٹ آف گالوے پولیس، میئر آف گالوے سٹی کانسل، ہیومن رائٹس بیرسٹر کے علاوہ کونسلرز، پروفیسرز، اساتذہ، ڈاکٹرز، انجینئرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ایک صد سے زائد مہمانوں کی شرکت ۞ افتتاحی تقریب میں معزز مہمانوں کے مختصر خطابات ۞ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معرکۃ الآراء خطاب۔

یہ مساجد اس بات کے اعلان کے لئے ہیں کہ دنیا کو محبت پیار اور بھائی چارے کی ضرورت ہے نہ کہ جنگ وجدل کی نہ کہ تلوار اور توپ کی ☆ ہماری یہ مساجد اس بات کا نشان اور مرکز ہیں کہ یہاں آنے والے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہیں ☆ ایک حقیقی مسلمان مرد اور عورت کو تو حضرت مریم کی طرح اللہ تعالیٰ کا حقیقی فرمانبردار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے ☆ یہ مساجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں یہ اس بات کا اعلان ہیں کہ مذہبی آزادی کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے اور اس کے اظہار کے لئے ہماری مسجدوں کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ ہر شخص جو ایک خدا کی عبادت کرتا ہے اسے مسجد میں عبادت کرنے میں کوئی روک نہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم۔ **(خطبہ جمعہ میں حضور انور کے فرمودہ زرّیں ارشادات)**

ہماری مساجد امن اور ہم آہنگی کے مراکز ہیں، جہاں انسانیت کو محبت اور پیار سے متحد کرنے والے اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ باہمی ہم آہنگی پیدا کی جائے، عبادت کی جائے اور تمام انسانیت کے امن، تحفظ اور فلاح کیلئے دعا کی جائے۔ ہماری مساجد ان لوگوں سے پر ہیں جو صرف امن کا نام ہی نہیں لیتے بلکہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ دنیا کے ہر شخص کیلئے امن اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے ☆ قرآن کریم کہتا ہے کہ حقیقی مسلمان مریمی صفات کے حامل ہونے چاہئیں۔ اگر وہ اس جیسے ہوں گے تو یقیناً وہ کسی کو نقصان اور تکلیف دینے والے نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہر احمدی مسلمان اپنے اندر مریم جیسی پاکیزگی، پرہیزگاری اور پاکبازی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع افتتاحی تقریب مسجد مریم)

اس عظیم الشان مسجد کے افتتاح پر میں احمدیہ مسلم جماعت کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ کرے آپ کا پیغام ساری دنیا میں گونجے اور آپ لوگ رسول کریم ﷺ کے حقیقی سفیر بنیں ☆ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میں بہت متاثر ہوا۔ بالخصوص خلیفۃ المسیح کے امن کے پیغام 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' سے میں بیحد متاثر ہوا اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ اس پر عمل بھی کرتی ہے جس کی وہ تبلیغ کرتے ہیں ☆ خلیفۃ المسیح کی تقریر بہت شاندار تھی اور انسان کو سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ خلیفہ نے بہت عمدہ رنگ میں ثابت کیا ہے کہ اسلام امن محبت اور برداشت کا مذہب ہے۔ مجھے خلیفہ کی مدلل اور واضح تقریر سن کر بہت اچھا لگا ☆ اس تقریب نے ہم سب کو مذہبی برداشت کا درس دیا ہے۔ خلیفہ نے ہمیں اسلام اور قرآن کی محبت اور امن کی تعلیمات سے آگاہ کیا جو ہم سب کیلئے بہت اطمینان بخش تھا۔ آج کی اس تقریب سے ہم نے بہت کچھ سیکھا ☆ خلیفۃ المسیح کے امن اور محبت کے پیغام سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس پیغام کے ذریعہ مجھے اسلام کی خوبیوں کا پتہ چلا اور اسلام کے بارے میں میرے خدشات دور ہوئے۔

(افتتاحی تقریب اور حضور انور کے خطاب پر معزز غیر مسلم مہمانوں کے تاثرات)

25 ستمبر 2014 بروز جمعرات

صبح 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد مریم'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے آئے۔

حضور انور کے یہاں گالوے میں قیام کے دوران ڈبلن Cork, Lucan, Drogheda اور Athlone کی جماعتوں سے فیملیز یہاں پہنچی ہوئی ہیں۔ بہت سی فیملیز تو اردگرد کے مختلف ہوٹلوں میں ٹھہری ہوئی ہیں اور بعض قریب کی جگہوں پر ٹھہرے ہوئے ہیں اور حضور انور کی اقتداء میں نمازوں کی ادائیگی کی توفیق پا رہے ہیں۔ اپنے پیارے آقا کے مبارک وجود سے برکتیں سمیٹ رہے ہیں اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کا کوئی لمحہ بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اپنے چھوٹے بچوں سمیت نمازوں میں شامل ہو رہے ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری خطوط اور رپورٹیں ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مریم تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے نیشنل صدر صاحب آئرلینڈ کو باہر سے آنے والے مہمانوں کے بارہ میں انتظامی ہدایات سے نوازا۔ مسجد مریم کے افتتاح کے موقع پر برطانیہ سے مختلف احباب آئرلینڈ پہنچے ہیں اور مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق آج شام فیملی ملاقاتیں تھیں۔ ہوٹل کے ہی ایک حصہ میں کانفرنس روم حاصل کر کے ملاقاتوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

فیملی ملاقاتیں

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالی ملاقاتوں کیلئے تشریف لائے۔ آج جماعت گالوے کے علاوہ Tralee, Limerick, Killarny Glanmire, Ballin Colling, Athlone کی جماعتوں سے آنے والی 38 فیملیز کے 149 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور کی خدمت میں اپنے مسائل اور مشکلات پیش کر کے دعا کی درخواست کی اور حضور انور سے رہنمائی حاصل کی۔

(باقی صفحہ 17 رملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

نرے ایمان کے دعوے اور اظہار اور اس کی جڑ کی مضبوطی کا اعلان کسی کام کا نہیں جب تک اعمال صالحہ کی سرسبز شاخیں اور پھل خوبصورتی نہ دکھا رہی ہوں اور فیض نہ پہنچا رہی ہوں۔

آج ان صحیح اعمال کی تصویر پیش کرنا ہر احمدی کا کام ہے جس نے زمانے کے امام اور نبی کو مانا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی وہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا درخت ہے جس کی جڑیں مضبوط ہیں اور شاخیں بھی سرسبز، خوبصورت اور پھلدار ہیں جو دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

ہم احمدی ہونے کا حق اس وقت ادا کر سکتے ہیں جب ہم اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے ہر طرف اعلیٰ اخلاق دکھانے کا مظاہرہ کرنے والے ہوں۔

جہاں اعمال صالحہ کے ساتھ ایک مومن دوسروں کے لئے نفع رساں وجود بنتا ہے وہاں وہ خود بھی اس کے میٹھے پھل کھا رہا ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات و تحریرات کے حوالہ سے اعمال صالحہ کی ضرورت و اہمیت اور اس طرف خصوصی توجہ کرنے کی تاکیدی نصائح

مکرم رشید احمد خان صاحب آف لندن کی وفات۔ان کا ذکر خیر اور نمازِ جنازہ حاضر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19؍ستمبر 2014ء بمطابق 19 تبوک 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 10 اکتوبر 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔وہ کیا ہیں؟ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے۔عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے)۔‘‘ یعنی ایسی خوشی جو خود پسندی کی ہو۔فرمایا:’’اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اُس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبّر، حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔‘‘ یعنی عمل صالح کی اہمیت دنیا میں بھی ہے اور جس طرح یہاں جو عمل صالح بجا لاتا ہے اس کا حساب آخرت میں ہوگا۔اسی طرح یہاں بھی اس کا حساب ہو گا یا یہاں کے عمل جو ہیں وہ آخرت میں انسان کے جزا سزا کا ذریعہ بنیں گے۔اور پھر اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ اگر عمل صالح ہوں تو اس دنیا کی زندگی کو بھی جنت بنا دیتے ہیں۔فرمایا:’’اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 275-274۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا کہ مصمم عزم اور عہد واثق سے اعمال کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔پکا اور مضبوط عہد کرو۔ آپ نے ایمان کو ایک درخت سے تشبیہ دے کر فرمایا کہ ایمان جو ہے ایک درخت کی طرح ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ درخت کو بھی فائدہ مند بنانے کے لئے اس کا خیال رکھنا پڑتا ہے تبھی درخت فائدہ مند ہوتا ہے، تبھی زندہ رہتا ہے جب اس کا خیال رکھا جائے۔اس کی طرف توجہ دینی پڑتی ہے۔اسی طرح ایمان کو بھی کامل کرنے کے لئے اعمال کی ضرورت ہے اور اپنے ایمان کی اعمال کے ذریعہ سے غور و پرداخت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر باوجود ایمان کے یا ایمان کا دعویٰ کرنے کے انسان مومن نہیں کہلا سکتا۔بغیر عمل کے انسان ایسا درخت ہے جس کی خوبصورت سرسبز شاخیں کاٹ کر اسے بدشکل بنا دیا گیا ہو۔جس کے پھلوں کو ضائع کر دیا گیا ہو۔جس کی سایہ دار شاخوں سے خدا تعالیٰ کی مخلوق کو محروم کر دیا ہو۔ایک درخت جس کی جڑیں چاہے کتنی ہی مضبوط ہوں اور تناور درخت ہو اگر اسے کھاد پانی سے محروم کر دیا جائے، اس کی نکلنے والی کونپلوں اور شاخوں کو ضائع کر دیا جائے تو ایک وقت میں وہ مر جائے گا۔اس کی مضبوط جڑیں اسے کچھ بھی فائدہ نہیں دیں گی۔اگر کچھ عرصہ وہ زندہ بھی رہے تو ایسے شاخوں سے محروم اور کسی بھی قسم کا فائدہ دینے سے عاری درخت کی طرف کوئی بھی نہیں دیکھے گا، کسی کی توجہ نہیں ہو گی۔ایک ٹنڈ منڈ لکڑی کھڑی ہو گی۔ ہر ایک نظر اس خوبصورت پودے اور درخت کو دیکھے گی اور اس کی طرف متوجہ ہو گی جو ہرا بھرا ہو۔جس کی خوبصورتی نظر آتی ہو۔ جو درخت وقت پر پھولوں اور پھلوں سے لد جائے۔جو گرمی میں سایہ دینے والا ہو۔اسی کو لوگ پسند کریں گے۔پس بیشک ایمان جو ہے وہ جڑ کی طرح ہے۔ بیشک ایک مسلمان دعویٰ کرتا ہے کہ میرا ایمان مضبوط ہے۔اس کا اظہار ہم اکثر مسلمانوں میں دیکھتے ہیں۔بہت سے لوگ دین کی غیرت بھی رکھتے ہیں۔اسلام کے نام پر مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔آجکل جو مختلف گروہ بنے ہوئے ہیں، تنظیمیں بنی ہوئی ہیں، یہ لوگ اپنے ایمان کی مضبوطی کے کیا کیا دعوے نہیں کرتے۔ لیکن کیا اس خوبصورت اور خوشنما درخت یا اس باغ کی طرح ہیں جو دنیا کو فائدہ دے رہا ہو؟ لوگ اس کی خوبصورتی دیکھ کر اس کی طرف کھنچے چلے جا رہے ہوں؟ جتنی شدت سے یہ متشدد گروہ یا لوگ اپنے دین کے نام پر شدت پسندی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اسی شدت سے دنیا اُن سے دُور بھاگ رہی ہے۔وہ دین جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اس نے تو دشمنوں کو بھی اپنی طرف کھینچ کر نہ صرف دوست بنا لیا تھا بلکہ شدید محبت میں گرفتار کر لیا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ جب مسلمان حکومت ایک موقع پر یہ سمجھی کہ اس وقت رومی حکومت کا مقابلہ مشکل ہے اور وہ مقبوضہ علاقہ جس میں عیسائی اور یہودی اکثریت تھی اسے مسلمانوں نے چھوڑنے کا فیصلہ کیا تو عیسائی اور یہودی سب نے مل کر مسلمانوں کی فوج کو روتے ہوئے رخصت کیا اور کہا کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ تم دوبارہ اس علاقے پر قابض ہو جاؤ تا کہ تمہارے شجر سایہ دار اور پھل دار سے ہم ہمیشہ فیض پاتے رہیں۔جو سہولتیں تم نے ہمیں مہیا کی ہیں وہ تو ہماری ساری حکومتیں بھی ہمیں مہیا نہیں کر سکیں۔

(ماخوذ از فتوح البلدان صفحہ 88-87 باب یوم الیرموک مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2000ء، ماخوذ از سیر الصحابہؓ جلد دوم حصہ اول مہاجرین صفحہ 172-171 ناشر ادارہ اسلامیات لاہور)

ان مسلمانوں کی یہ قدر اس لئے تھی کہ ان کے ایمان کے ساتھ ان کا ہر عمل فیض رساں تھا۔

پس نرے ایمان کے دعوے اور اظہار اور اس کی جڑ کی مضبوطی کا اعلان کسی کام کا نہیں جب تک اعمال صالحہ کی سرسبز شاخیں اور پھل خوبصورتی نہ دکھا رہی ہوں اور فیض نہ پہنچا رہی ہوں۔اور جب یہ خوبصورتی اور فیض رسانی ہو تو پھر دنیا بھی متوجہ ہوتی ہے اور اس کے گرد جمع بھی ہوتی ہے اور ان کی حفاظت کے لئے پھر کوشش بھی کرتی ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو صرف ایمان میں مضبوطی کا نہیں کہا بلکہ تقریباً ہر جگہ جہاں ایمان کا ذکر آیا ہے ایمان کو اعمال صالحہ کے ساتھ جوڑ کر مشروط کیا اور یہ حالت پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء بھی بھیجتا ہے۔یہ حالت مومنوں میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب زمانے کے نبی کے ساتھ تعلق بھی پیدا ہو۔جیسا کہ مَیں

نے کہا بڑے بڑے گروہ ہیں جو دین کے نام پر اور ایمان کے نام پر اپنی مضبوط جڑوں کا اظہار کرتے ہیں لیکن ہو کیا رہا ہے؟ ان کی نہ صرف آپس میں نفرتیں بڑھ رہی ہیں اور ایک گروہ دوسرے گروہ پر اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے جو بھی کوشش ہو سکتی ہے جائز ناجائز طریقے سے، ظلم سے، وہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے بلکہ غیر مسلم بھی پریشان ہو کر ان کی وجہ سے اسلام سے خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ وہ مذہب جس نے غیر مسلموں کی محبتوں کو سمیٹا اور مسلمان حکومتوں کی حفاظت کے لئے غیر مسلم بھی مسلمانوں کی طرف سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس کی یہ حالت ہے کہ غیروں کو تو کیا کھینچنا ہے خود مسلمانوں کی آپس کی حالت اعمال صالحہ کی کمی کی وجہ سے قُلُوۡبُہُمۡ شَتّٰی (الحشر:15) کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔ دل ان کے پھٹے ہوئے ہیں۔

آج ان صحیح اعمال کی تصویر پیش کرنا ہر احمدی کا کام ہے جس نے زمانے کے امام اور نبی کو مانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی وہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا درخت ہے جس کی جڑیں مضبوط ہیں اور شاخیں بھی سرسبز، خوبصورت اور پھلدار ہیں جو دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں حقیقی اسلام کی تعلیم سے آشنا کیا ہے۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی طرف ترغیب دلائی، زور دیا، توجہ دلائی، اُس کی اہمیت واضح کی۔

پس یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کی جڑیں بھی مضبوط ہیں اور شاخیں بھی سرسبز و خوبصورت ہیں اور پھلدار ہیں جو دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ یہ وہ درخت ہے جس کو دیکھ کر دنیا کے ہر خطے میں بسنے والے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ کون سا اسلام ہے جو تم پیش کرتے ہو۔ بے شمار واقعات اب ایسے سامنے آتے ہیں کہ حقیقی اسلام کی خوبصورتی دیکھ کر لوگ حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔

افریقہ میں ایک جگہ ایک مسجد کا افتتاح ہو رہا تھا۔ وہاں کے چیف عیسائی تھے ان کو بھی دعوت تھی۔ وہ بھی شامل ہوئے۔ وہ کہنے لگے کہ مَیں یہاں تم لوگوں کی محبت میں نہیں آیا۔ مَیں تو صرف یہ دیکھنے آیا تھا کہ اس زمانے میں یہ کون سے مسلمان ہیں جنہوں نے اپنی مسجد کے افتتاح پر ایک غیر مسلم اور عیسائی کو بھی بلایا۔ یہاں آ کر یہ دیکھ کر مجھے اور بھی حیرت ہوئی کہ یہاں تو مختلف مذاہب کے لوگ جمع ہیں اور احمدی خود بھی مسلمان ہونے کے باوجود ایسے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کر رہے ہیں جس کی مثال نہیں۔ چھوٹا ہو بڑا ہو، امیر ہو غریب ہو، ہر ایک سے یہ لوگ محبت اور پیار سے پیش آ رہے ہیں۔ اور ایسے تعلقات ہیں اور یہاں ایسے اعلیٰ اخلاق ہیں جن کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے کہ جو کہیں بھی دیکھنے میں نہیں آتا۔ پھر وہ چیف کہنے لگے کہ ایسی مسجدیں اور ایسا اسلام تو وقت کی ضرورت ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ میرے تمام شکوک و شبہات جو اسلام کے بارے میں تھے وہ دُور ہو گئے۔ اور پھر انہوں نے مزید کہا کہ آپ نے اس علاقے کو ایک نئی مسجد نہیں دی بلکہ ہمیں ایک نئی زندگی دی ہے۔ زندگی کی اعلیٰ قدروں کے اسلوب سکھائے ہیں۔

پس ایسے درخت ہوتے ہیں جن کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ ان کی جڑیں بھی زمین میں مضبوط ہوتی ہیں اور ایمان اور اعمال صالحہ کی وجہ سے اگر انسانوں کو درختوں سے مثال دی جائے تو ان کی سرسبز شاخیں بھی آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہوتی ہیں۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ زمانے کے امام کو ماننے کی وجہ سے ہر احمدی کا فرض ہے کہ ایمان کی مضبوطی کے ساتھ سرسبز شاخیں بن جائے۔ سرسبز شاخوں کے خوبصورت پتے بن جائے۔ اُن پر لگنے والے خوبصورت پھول اور پھل بن جائے۔ جو دنیا کو نہ صرف خوبصورت نظر آئے بلکہ فیض رساں بھی ہو۔ فیض پہنچانے والا بھی ہو۔ ورنہ ایمان و یقین میں کامل ہونا بغیر عمل کے بے فائدہ ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ بظاہر ایمان و یقین میں کامل دنیا کے جو لوگ ہمیں نظر آتے ہیں وہ کہنے کو تو اپنے آپ کو ایمان و یقین میں کامل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں لیکن دنیا کے لئے ٹھوکر کا باعث بن رہے ہیں۔

ہم احمدی ہونے کا حق اس وقت ادا کر سکتے ہیں جب ہم اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے ہر طرف اعلیٰ اخلاق دکھانے کا مظاہرہ کرنے والے ہوں۔ جب ہم اپنے محلے اور شہر اور اپنے ملک میں اعمال صالحہ کی وجہ سے اسلام کی خوبصورتی دکھانے والے بنیں۔ ہر قسم کے فسادوں، جھگڑوں، چغلی کرنے کی عادتوں، دوسروں کی تحقیر کرنے، رحم سے عاری ہونے، احسان کر کے پھر جتانے والے لوگوں میں شامل نہ ہوں بلکہ ان چیزوں سے بچنے والے ہوں اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم بار بار ہمیں اعلیٰ اخلاق کو اپنانے اور نیک اعمال بجالانے کی تلقین فرماتا ہے۔

بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ کسی وقتی جذبے کے تحت کسی پر احسان تو کر دیتے ہیں، مدد کر دیتے ہیں لیکن بعد میں کسی وقت اس کو جتا بھی دیتے ہیں کہ مَیں نے یہ احسان تم پر کیا یا یہ توقع رکھتے ہیں کہ اب ان کے احسان کا زیر بار انسان تمام عمر اُن کا غلام بنا رہے۔ اور اگر زیر احسان شخص توقع پر پورا نہ اترے تو پھر اسے تکلیفیں دینے سے بھی نہیں چُوکتے۔ یہ تو اسلامی تعلیم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِکُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰی (البقرۃ۔265) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے صدقات کو احسان جتا کر یا اذیّت دے کر ضائع نہ کیا کرو کیونکہ یہ حرکتیں تو وہ لوگ کرتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے، جن کے ایمان کمزور ہیں۔ نہ صرف کمزور ہیں بلکہ ایمان سے عاری ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ مختلف حوالوں سے ایک مومن کو بار بار یہ تلقین کی ہے کہ ایمان کے ساتھ عمل صالح ضروری ہے اور اس کے مختلف فوائد ہیں۔ پس جہاں اعمال صالحہ کے ساتھ ایک مومن دوسروں کے لئے نفع رساں وجود بنتا ہے وہاں وہ خود بھی اس کے میٹھے پھل کھا رہا ہوتا ہے۔ مثلاً جو ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ کرنے والے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مغفرت حاصل کرنے والے ہوں گے۔ یہ لوگ وہ ہوں گے جو جنتوں میں اعلیٰ مقام پائیں گے اور ایسی جنتوں میں ہوں گے جہاں نہریں چل رہی ہوں گی اور ان نہروں کے مالک ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال کرنے والوں کو ایسے ایسے بڑے اور احسن اجر ملیں گے جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ صرف ایمان کا دعویٰ احسن اجر کا حقدار نہیں ٹھہرا دیتا بلکہ اعمال صالحہ ہوں گے تو احسن اجر ملے گا، جنتیں ملیں گی، مغفرت ہو گی۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ایمان کے ساتھ عمل صالح کرنے والوں کو خدا تعالیٰ پاکیزہ رزق دے گا۔ جو اس دنیا کا بھی رزق ہے اور آخرت کا بھی رزق ہے۔ عمل صالح کرنے والوں کو کوئی خوف نہیں ہو گا۔ وہ امن میں ہوں گے۔ کسی قسم کی پریشانی ان کو نہیں ہو گی۔ نہ دنیا کا خوف اور نہ اگلے جہان کا یہ خوف کہ میرے سے کوئی نیکیاں نہیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو تسکین عطا فرمائے گا۔ اور خوف ہو بھی کس طرح سکتا ہے۔ وہ عمل صالح کرنے والے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی آغوش میں جا رہے ہوتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَہُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا (مریم: 97) یقیناً وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں خدائے رحمان ان کے لئے وُدّ پیدا کرے گا۔ وُدّ کے معنی ہیں کہ گہرا پیار اور تعلق۔ سطحی قسم کی محبت نہیں یا پیار نہیں۔ گہرا پیار اور تعلق۔ ایسا مضبوط تعلق جو کبھی کٹ نہ سکے۔ بلکہ اس طرح کا گہرا تعلق جس طرح کِلّا زمین پر گاڑ دیا جاتا ہے، مضبوط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ گاڑ دیا جائے گا۔ اس طرح یہ پیار دل میں گڑ جائے گا۔ پس اس آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ جو مضبوط ایمان اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ایسے مومنوں کے دل میں اپنی محبت کِلّے کی طرح گاڑ دے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہوں گے اور پھر وہ ایمان اور اعمال صالحہ میں مزید بڑھتے چلے جائیں گے۔ یا یہ کہ خدا تعالیٰ خود ایسے مومنوں سے ایسی محبت کرے گا جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔ پس اگر خدا تعالیٰ کی محبت ایک انسان کے دل میں گڑ جائے یا خدا تعالیٰ مومنوں سے ایسا پیار کرے کہ گویا خدا تعالیٰ کے دل میں ان کی محبت گڑ گئی ہے تو اس سے بڑا کامیاب شخص اور کون ہو سکتا ہے۔ وہ تو اپنی ذات میں ہی ایک ایسا خوبصورت اور سایہ دار درخت بن جاتا ہے جو دوسروں کو فیض پہنچانے والا ہوتا ہے کیونکہ اس کا ہر عمل خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو اور دوسروں کو فیض پہنچانے والا ہو۔

پھر اس آیت کا یہ بھی مطلب بنے گا کہ خدا تعالیٰ ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کے دلوں میں بنی نوع انسان کی محبت بھی مضبوطی سے گاڑ دے گا۔

پس ایک حقیقی مومن کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ کسی دوسرے انسان کو تکلیف پہنچائے۔ بنی نوع انسان سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ایک حقیقی مومن اسے ہمیشہ فیض پہنچانے کی فکر میں رہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی بیان کر آیا ہوں کہ یہ چیز اگر مسلمانوں میں پیدا ہو جائے تو ایک دوسرے کے حقوق تلف کرنے، ظلم کرنے اور غیروں کو، دوسروں کو قتل کرنے کے جو عمل حکومتوں میں بھی ہیں، نام نہاد تنظیموں میں بھی ہیں، عوام میں بھی ہیں، آجکل بڑے عام نظر آ رہے ہیں یہ کبھی نظر نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل ہی نہیں ہو رہا اس لئے سب کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن ظلم یہ ہے کہ یہ سب ظلم اللہ تعالیٰ کے نام پر ہو رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ وُدّ پیدا کرو، محبت پیدا کرو۔ ایسی محبت پیدا کرو جو دلوں میں گڑ جائے۔ ایسے بنو جو دوسروں کو فیض پہنچانے والے ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Courtesy:
ALLADIN
BUILDERS
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
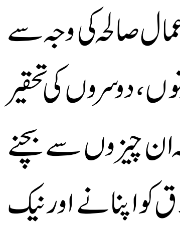
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
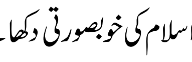
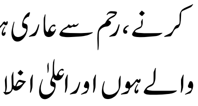
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

پس اگر حقیقی تعلیم پر عمل ہو تو کبھی یہ دکھ اور تکلیفیں جو ایک دوسرے کو دیئے جا رہے ہیں یہ نظر نہ آئیں۔ ایک خوبصورت تصور اسلام کے شجر سایہ دار کا دنیا کے ذہنوں میں ابھرے۔ پھر اس آیت کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ بنی نوع کے دل میں مسلمانوں کی محبت کِلّے کی طرح گڑ جائے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً قدرت رکھتا ہے کہ ایسا کر دے لیکن اس نے اس بات کے حصول کے لئے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی شرط لگائی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا پہلے مسلمانوں کے لئے جو قرونِ اُولیٰ کے تھے ان کے لئے لوگوں کے دلوں میں یہ محبت ہی تھی جو خدا تعالیٰ نے عیسائیوں کے دل میں اور یہودیوں کے دل میں پیدا کی تھی جو مسلمانوں کے علاقہ چھوڑنے پر روتے تھے، واپسی کی دعائیں کرتے تھے۔ بلکہ تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ ہم جانیں دے دیں گے لیکن عیسائی لشکر کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ تم یہیں رہو ہم حفاظت کریں گے۔

(ماخوذ از فتوح البلدان صفحہ 88-87 باب یوم الیرموک مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2000ء،

ماخوذ از سیر الصحابہؓ جلد دوم حصہ اول مہاجرین صفحہ 172-171 ناشر ادارہ اسلامیات لاہور)

پس یہ نیک اعمال کا اثر تھا جو ہر سطح پر مسلمانوں سے ظاہر ہوتا تھا۔ جس نے اس خوبصورت درخت کی طرف دنیا کو متوجہ کیا اور دنیا کو فیض پہنچایا۔

آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے غلاموں کا یہ فرض ہے کہ ایمان کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے ساتھ اعمال صالحہ کے وہ خوبصورت پتے، شاخیں اور پھل بنیں جو اسلام کی خوبصورتی کی طرف دنیا کو کھینچنے والی ہو۔ جو دنیا کو فیض پہنچانے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے والے بھی ہم ہوں اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے بھی ہم ہوں۔ بنی نوع انسان سے محبت بھی ہماری ترجیح ہو اور بنی نوع انسان کی توجہ کھینچنے والے بھی ہم ہوں کیونکہ اس کے بغیر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے والے نہیں بن سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی بار اپنی مختلف تحریروں میں، ارشادات میں، مجالس میں اس طرف ہمیں توجہ دلائی کہ اپنے اعمال صالحہ کی طرف توجہ کرو۔ اپنے اعمال کی طرف توجہ کرو۔ ایسے اعمال بجالاؤ جو صالح عمل ہوں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوں، جو دنیا کو تکلیفوں سے بچانے والے ہوں۔ ایک اقتباس میں نے پہلے شروع میں پڑھا تھا۔ بعض اور اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا یعنی یہ کہ میری تعلیم کیا ہے اور اس کے موافق تمہیں عمل کرنا چاہئے۔ فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آ جائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔ اعمال پَروں کی طرح ہیں۔ بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو اُن کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ پرندوں میں فہم ہوتا ہے اگر وہ اس فہم سے کام نہ لیں تو جو کام ان سے ہوتے ہیں نہ ہو سکیں۔ مثلاً شہد کی مکھی میں اگر فہم نہ ہو تو وہ شہد نہیں نکال سکتی اور اسی طرح نامہ بر کبوتر جو ہوتے ہیں۔‘‘ (ایسے کبوتر جن کے ذریعہ سے پیغام پہنچائے جاتے ہیں) ’’ان کو اپنے فہم سے کس قدر کام لینا پڑتا ہے۔ کس قدر دُور دراز کی منزلیں وہ طے کرتے ہیں اور خطوط کو پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح پر پرندوں سے عجیب عجیب کام لئے جاتے ہیں۔ پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچے کہ جو کام مَیں کرنے لگا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اس کی رضا کے لئے ہے یا نہیں۔ جب یہ دیکھ لے اور فہم سے کام لے تو پھر ہاتھوں سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔ سستی اور غفلت نہ کرے۔ ہاں یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ تعلیم صحیح ہو۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعلیم صحیح ہوتی ہے لیکن انسان اپنی نادانی اور جہالت سے یا کسی دوسرے کی شرارت اور غلط بیانی کی وجہ سے دھوکا میں پڑ جاتا ہے۔ اس لئے خالی الذہن ہو کر تحقیق کرنی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 440-439۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ دوسروں کو بھی غیروں کو بھی اور اپنوں کو بھی فرما رہے ہیں۔

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ:

’’ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہی اچھا ہے کیونکہ اس خوف کی وجہ سے اس کو ایک بصیرت ملتی ہے جس کے ذریعہ وہ گناہوں سے بچتا ہے۔ بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعام و اکرام پر غور کر کے شرمندہ ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی اور خلاف ورزی سے بچتے ہیں۔ لیکن ایک قسم لوگوں کی ایسی بھی ہے جو اس کے قہر سے ڈرتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ اچھا اور نیک تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پرکھ سے اچھا نکلے۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ ہم متقی ہیں۔ مگر اصل میں متقی وہ ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ کے دفتر میں متقی ہو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے اسم ستّار کی تجلّی ہے‘‘ (یعنی اس دنیا میں اللہ تعالیٰ ستاری فرما رہا ہے) ’’لیکن قیامت کے دن جب پردہ دری کی تجلّی ہوگی اس وقت تمام حقیقت کھل جائے گی۔ اس تجلّی کے وقت بہت سے ایسے بھی ہوں گے جو آج بڑے متقی اور پرہیزگار نظر آتے ہیں قیامت کے دن وہ بڑے فاسق فاجر نظر آئیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمل صالح ہماری اپنی تجویز اور قرارداد سے نہیں ہو سکتا۔ اصل میں اعمال صالحہ وہ ہیں جس میں کسی نوع کا کوئی فساد نہ ہو کیونکہ صالح فساد کی ضد ہے۔ جیسے غذا طیب اس وقت ہوتی ہے کہ وہ کچی نہ ہو، نہ سڑی ہوئی ہو اور نہ کسی ادنیٰ درجہ کی جنس کی ہو بلکہ ایسی ہو جو فوراً جزوِ بدن ہو جانے والی ہو۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ عمل صالح میں بھی کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق ہو اور پھر نہ اس میں کسی قسم کا کسل ہو، نہ عُجب ہو، نہ ریا ہو، نہ وہ اپنی تجویز سے ہو۔ جب ایسا عمل ہو تو وہ عملِ صالح کہلاتا ہے اور یہ کبریتِ احمر ہے۔‘‘ (یعنی بہت بڑی نایاب چیز ہے۔)

اس بارے میں کہ شیطان کس طرح گمراہ کر رہا ہے، ہر وقت مومنوں کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ اس لئے تمام لوگوں کو، ہر مومن کو، اس شیطان سے اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لیے اور اس کے اعمال کو فاسد بنانے کے واسطے ہمیشہ تاک میں لگا رہتا ہے یہانتک کہ وہ نیکی کے کاموں میں بھی اس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے‘‘۔ (یہ نہ سمجھیں کہ شیطان نیکی کے کاموں میں گمراہ نہیں کرتا) ’’اور کسی نہ کسی قسم کا فساد ڈالنے کی تدبیریں کرتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے تو اس میں بھی ریا وغیرہ کوئی شعبہ فساد کا ملانا چاہتا ہے۔‘‘ (یعنی دکھاوے کی نمازیں) ’’ایک امامت کرانے والے کو بھی اس بلا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ پس اس کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے حملے فاسقوں فاجروں پر تو کھلے کھلے ہوتے ہیں۔ وہ تو اس کا گویا شکار ہیں لیکن زاہدوں پر بھی حملہ کرنے سے وہ نہیں چُوکتا اور کسی نہ کسی رنگ میں موقع پا کر ان پر بھی حملہ کر بیٹھتا ہے۔ جو لوگ خدا کے فضل کے نیچے ہوتے ہیں اور شیطان کی باریک در باریک شرارتوں سے آگاہ ہوتے ہیں وہ تو بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن جو ابھی خام اور کمزور ہوتے ہیں وہ کبھی کبھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 426-425۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر عمل کی ضرورت کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’انسان سمجھتا ہے کہ نِرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا ہی کافی ہے یا نِرا اَسْتَغْفِرُ اللہ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ مگر یاد رکھو زبانی لاف و گزاف کافی نہیں۔ خواہ انسان زبان سے ہزار مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ کہے یا سَو مرتبہ تسبیح پڑھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ خدا نے انسان کو انسان بنایا ہے، طوطا نہیں بنایا۔ یہ طوطے کا کام ہے کہ وہ زبان سے تکرار کرتا رہے اور سمجھے خاک بھی نہیں۔ انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو منہ سے کہتا ہے اس کو سوچ کر کہے اور پھر اس کے موافق عملدرآمد بھی کرے۔‘‘ (جو کہہ رہے ہو اس کو سوچو اور پھر اس پر عمل بھی کرو) ’’لیکن اگر طوطا کی طرح بولتا جاتا ہے تو یاد رکھو نری زبان سے کوئی برکت نہیں ہے۔ جب تک دل سے اُس کے ساتھ نہ ہو اور اُس کے موافق اعمال نہ ہوں وہ نری باتیں سمجھی جائیں گی جن میں کوئی خوبی اور برکت نہیں کیونکہ وہ نرا قول ہے خواہ قرآن شریف اور استغفار ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔ خدا تعالیٰ اعمال چاہتا ہے اس لیے بار بار یہی حکم دیا کہ اعمال صالحہ کرو۔ جب تک یہ نہ ہو خدا کے نزدیک نہیں جا سکتے۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں قرآن کریم ختم کر لیا ہے۔ لیکن کوئی اُن سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ نری زبان سے تم نے کام لیا مگر باقی اعضاء کو بالکل چھوڑ دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء اس لیے بنائے ہیں کہ ان سے کام لیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے کیونکہ ان کی تلاوت نرا قول ہی قول ہوتا ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔ جو شخص کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے موافق اپنا چال

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

چلن نہیں بناتا ہے وہ ہنسی کرتا ہے کیونکہ پڑھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کا منشا نہیں، وہ تو عمل چاہتا ہے۔"
(ملفوظات جلد 6 صفحہ 399-398۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

"اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف وگزاف اور زبانی قیل وقال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف بھیج کر صحابہؓ سے خدمت لی۔ کیا انہوں نے صرف اسی قدر کافی سمجھا تھا کہ قرآن کو زبان سے پڑھ لیا یا اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا تھا؟ انہوں نے اطاعت اور وفاداری دکھائی کہ بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے اور پھر انہوں نے جو کچھ پایا اور خدا تعالیٰ نے اُن کی جس قدر قدر کی وہ پوشیدہ بات نہیں ہے۔"

فرماتے ہیں: "خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمّی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔" فرماتے ہیں "کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کار آمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو۔ لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے اور ان کے کاروبار میں ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ ان کو ضائع نہیں کرتا اور بے عزتی کی موت نہیں مارتا۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری قدر کرے تو اس کے واسطے ضروری ہے کہ تم نیک بن جاؤ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرو۔ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکموں کی پابندی کرتے ہیں وہ ان میں اور ان کے غیروں کے درمیان ایک فرقان رکھ دیتا ہے۔ یہی راز انسان کے برکت پانے کا ہے کہ وہ بدیوں سے بچتا رہے۔ ایسا شخص جہاں رہے وہ قابل قدر ہوتا ہے کیونکہ اس سے نیکی پہنچتی ہے۔ وہ غریبوں سے سلوک کرتا ہے۔ ہمسایوں پر رحم کرتا ہے۔ شرارت نہیں کرتا۔ جھوٹے مقدمات نہیں بناتا۔ جھوٹی گواہیاں نہیں دیتا۔ بلکہ دل کو پاک کرتا ہے اور خدا کی طرف مشغول ہوتا ہے اور خدا کا ولی کہلاتا ہے۔"

فرمایا کہ: "خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے کیونکہ اس کے لیے بدیوں کا چھوڑنا، بُرے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے، چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک بد اخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے یا تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لیے اپنے آپ کو چھوٹا بناوے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بنا دے گا۔ یہ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی بڑا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ آپ کو چھوٹا نہ بنائے" (یعنی اپنے آپ کو چھوٹا نہ بنائے) "یہ ایک ذریعہ ہے جس سے انسان کے دل پر ایک نور نازل ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ جس قدر اولیاء اللہ دنیا میں گذرے ہیں اور آج لاکھوں انسان جن کی قدر ومنزلت کرتے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو ایک چیونٹی سے بھی کمتر سمجھا جس پر خدا تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال ہوا اور ان کو وہ مدارج عطا کئے جس کے وہ مستحق تھے۔ تکبر، بخل، غرور وغیرہ بد اخلاقیاں بھی اپنے اندر شرک کا ایک حصہ رکھتی ہیں اس لیے ان بد اخلاقیوں کا مرتکب خدا تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ نہیں لیتا بلکہ وہ محروم ہو جاتا ہے۔ برخلاف اس کے غربت وانکسار کرنے والا خدا تعالیٰ کے رحم کا مورد بنتا ہے۔"
(ملفوظات جلد 6 صفحہ 401-400۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر تین اشخاص بیعت کے لئے آئے۔ بیعت کے بعد آپ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ:

"آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔" فرمایا: "صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک عمل اچھے نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔ جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا، تضرع، صدقہ خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو...... نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔"
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 274۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر عمل صالح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

"سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔" فرمایا کہ: "اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے۔ اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا ہے اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 275۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: "وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بد چلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنجوقتہ نماز کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل، بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔"
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 220 اشتہار نمبر 191 بعنوان "اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار")

پس یہ وہ نصائح ہیں جو ہمیں ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہی وہ باتیں ہیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں بننے والا بنائیں گی۔ اسی سے ہمارے عہد بیعت کا مقصد بھی پورا ہوگا۔ یہی باتیں ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والا بھی بنائیں گی اور انہی اعمال صالحہ کے ذریعہ سے ہم دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرنے والا بھی بنا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن حقیقی مومنوں میں بنائے جو ایمان اور اعمال صالحہ کی وجہ سے جانے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوتے ہیں۔

نماز جمعہ کے بعد میں ایک جنازہ حاضر پڑھاؤں گا۔ مکرم رشید احمد خان صاحب ابن مکرم اقبال محمد خان صاحب مرحوم Inner Park لندن میں رہتے تھے۔ 16 ستمبر کو 91 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آگرہ انڈیا میں یہ پیدا ہوئے تھے۔ قادیان میں انہوں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر 1955ء میں یہاں انگلستان آ گئے تھے۔ یہاں پر برٹش نیوی میں چیف انجنیئر کے طور پر کام کرتے رہے۔ 1980ء میں ریٹائر ہوئے۔ جب 1980ء میں اسلام آباد کی جگہ خریدی گئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کو وہاں نگران مقرر کیا تھا جہاں آپ نے بڑی محنت سے خدمت سرانجام دی۔ وہاں کے ابتدائی مکینوں میں آپ تھے۔ اسی طرح آپ کو سپَن ویلی (Spen Valley) یارک شائر میں لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق ملی۔ نیک مخلص انسان تھے۔ آپ کے والد اقبال محمد خان صاحب گوجرانوالہ کے تھے۔ وہ بھی بڑے مخلص تھے۔ انہوں نے اپنی بیگم کے نام پر جامعہ احمدیہ ربوہ میں حسن اقبال کے نام سے مسجد بھی بنائی۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا شمیم احمد خان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بیٹے کو بھی جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان دونوں کو اہلیہ کو اور بچے کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

❀❀❀

جلسہ سیرت النبی ﷺ

جماعت احمدیہ نگاؤں اڈیشہ میں مورخہ 24 اگست 2014 کو محترم ضیافت خان صاحب صدر جماعت احمدیہ نگاؤں کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم آصف خان صاحب نے کی۔ مکرم میر آفاق علی صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں تین بچوں (اطفال) نے آنحضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ بعد ازاں خاکسار نے آنحضور ﷺ کی مذہبی رواداری کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس موقعہ پر گرد ونواح کے چار دیہات کے سرپنچ صاحبان بھی موجود تھے جنہیں جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ معززین پر اس جلسہ کا نہایت مثبت اثر ہوا اور انہیں آنحضور ﷺ کے عظیم مرتبے اور مقام کا علم حاصل ہوا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسے کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(میر سبحان علی۔ معلم سلسلہ نگاؤں اڈیشہ)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲)

طالب دعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری۔ صدر وضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

بقیہ: رپورٹ دورہ آئرلینڈ از صفحہ 2

بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم میں کامیابی کیلئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں لیں۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور ملاقات کرنے والے یہ خاندان کبھی نہ ختم ہونے والی دعائیں لیتے ہوئے اور برکتیں سمیٹتے ہوئے یہاں سے رخصت ہوئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد مریم'' تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیشنل صدر صاحب جماعت آئرلینڈ مکرم ڈاکٹر انور ملک صاحب کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ کل جمعہ کے موقع پر احباب کی تعداد زیادہ ہوگی۔ دوسرے ممالک سے بھی لوگ آرہے ہیں۔ اس لئے مسجد کے ساتھ جولابی ہیں اور Corridor گیلری ہیں ان میں بھی قبلہ رخ لائنیں لگوائیں تاکہ لوگ یہاں نماز پڑھ سکیں اور صفیں سیدھی ہوں۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ ہوٹل Clayton تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود سے اپنے اور بیگانے سبھی فیضیاب ہورہے ہیں۔ ''مسجد مریم'' کے افتتاح کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آئرلینڈ آنے کی خبر اخبارات اور ریڈیو پر آئی ہے۔ آج شام نیشنل صدر صاحب کو ان کے ایڈریس پر ایک کیتھولک خاتون کی ای میل آئی خاتون نے لکھا کہ مجھے علم ہوا ہے کہ احمدیہ جماعت کے خلیفہ گالوے آئرلینڈ آئے ہوئے ہیں۔ آج میرے خاوند کا ہسپتال میں آپریشن ہو رہا ہے۔ آپ خلیفۃ المسیح سے میرے خاوند کی صحت کیلئے دعا کی درخواست کریں۔

مسجد کے ساؤنڈ سسٹم کے لئے ایک ساؤنڈ سسٹم کمپنی کے مالک Mr. Fintan گزشتہ پانچ چھ دن سے مسجد میں کام کر رہے ہیں۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مسجد میں نمازیں پڑھاتے دیکھا ہے۔

کہنے لگے کہ میں خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر بیحد متاثر ہوا ہوں۔ میں کیتھولک ہوں۔ چرچ جاتا ہوں لیکن یہاں آکر میں نے محسوس کیا ہے کہ میری زندگی میں ایک تبدیلی آرہی ہے۔ مجھے اپنے دل میں ایک سکون محسوس ہو رہا ہے۔ چرچ میں تو مجھے آج تک خدا نہیں ملا۔ یہاں جب سے میں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے نمازیں پڑھاتے دیکھا ہے تو مجھے یہاں خدا نظر آرہا ہے۔ مجھے یہاں خدا مل گیا ہے۔ میں نے خلیفۃ المسیح کے ساتھ سجدے کئے ہیں اور دعا کرتا رہا ہوں۔

موصوف حضور انور سے ملے۔ کہنے لگے اب میں خلیفۃ المسیح سے ملنے کے بعد ایک نمایاں تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کے اس دورہ کی برکات قدم قدم پر ظاہر ہو رہی ہیں اور مسیح موسوی کے ماننے والے مسیح محمدی کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

آج صبح آئرلینڈ کے نیشنل ریڈیو Rte-1 نے مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے چار سے پانچ منٹ کا ایک پروگرام نشر کیا۔ جس میں نیشنل صدر صاحب آئرلینڈ ، جماعت گالوے کے لوکل صدر اور مبلغ انچارج ابراہیم نونن صاحب کے مسجد کے حوالے سے انٹرویو نشر کئے۔ جرنلسٹ نے یہ انٹرویوز نشر کرتے ہوئے کہا کہ جماعت آئرلینڈ کی تعداد پانچصد کے قریب ہے ۔ لیکن جماعت احمدیہ کی یہ مسجد تمام مسلمانوں اور غیر مسلم افراد کیلئے کھلی ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ مسجد کے افتتاح کے لئے آئرلینڈ تشریف لائے ہیں۔ وہ اس مسجد کا افتتاح کریں گے۔

26 ستمبر 2014، جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر دس منٹ پر مسجد مریم میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک اور آئرلینڈ کی سرزمین پر جماعت احمدیہ آئرلینڈ کی پہلی مسجد مریم کے افتتاح کا دن تھا۔ آج کا دن جماعت احمدیہ آئرلینڈ کی تاریخ میں کئی لحاظ سے نہایت اھمیت کا حامل اور ایک تاریخی دن ہے۔ آئرلینڈ کی تاریخ میں یہ ان کا پہلا ایسا جمعہ تھا جو حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نئی تعمیر ہونے والی مسجد مریم میں پڑھایا۔ پھر یہ پہلا ایسا جمعۃ المبارک تھا جو مسجد مریم سے براہ راست دنیا بھر میں ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر ہوا۔ پھر یہ خطبہ ملک آئرلینڈ کے شہر گالوے سے نشر ہوا جو ایک ایسے علاقے میں واقع ہے جو دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے۔

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' ایک اور نئی شان کے ساتھ پورا ہوا ہے کہ خلیفۃ المسیح کی آواز دنیا کے اس کنارہ پر تعمیر ہونے والی مسجد مریم سے دنیا کے تمام ممالک اور دنیا کے تمام دوسرے کناروں تک پہنچی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پہلے دورہ آئرلینڈ میں 17 ستمبر 2010ء کو ہوٹل CLAYTON کے ایک ہال میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا تھا:

''اگر دیکھا جائے تو گالوے بھی ایک لحاظ سے دنیا کا کنارہ بنتا ہے۔ سمندر کے کنارے واقع ہے۔ ATLANTIC OCEAN یا بحر اوقیانوس پر آتا ہے۔ اس کے بعد سیدھی لائن میں تو یورپ کے اور کوئی جزیرے نہیں ہیں۔ یہاں سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور اگر لائن کھینچیں تو سمندر کے بعد کینیڈا، امریکہ وغیرہ کے علاقے پھر شروع ہو جاتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے یہ بھی ایک کنارہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ماننے والوں کو ایک مسجد بنانے کی انشاء اللہ تعالیٰ توفیق مل رہی ہے تاکہ وحدانیت کا اعلان اس علاقے سے بھی دنیا کو پہنچے۔''

چنانچہ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ اس علاقے میں تعمیر ہونے والی ''مسجد مریم'' سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا کو پہنچا۔ الحمد للہ۔

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ہوٹل سے روانہ ہو کر ایک بجے مسجد مریم تشریف لائے اور سب سے پہلے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی ۔ بعد ازاں حضور انور نے مسجد میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 18 کی تلاوت فرمائی اور اس کا درج ذیل ترجمہ بیان فرمایا:

''اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں گے''

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ آج ہمیں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہلی مسجد میں اللہ تعالیٰ جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر اس کا قیام ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ گو یہ چھوٹی سی مسجد ہے لیکن اس بات کا اعلان ہے کہ مسیح محمدی کے ماننے والے یہاں سے خدائے واحد کی وحدانیت کا پانچ وقت اعلان کریں گے اور اس میں حاضر ہو کر خدائے واحد کی پانچ وقت عبادت بجالائیں گے۔ اس مسجد سے اس آواز کو بلند کریں گے کہ مساجد تو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی جگہ ہیں نہ کہ کسی فتنہ اور فساد کی آماجگاہ۔ یہ مساجد تو اس خدا کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں جو ربّ العالمین ہے جس نے تمام زمانوں کے انسانوں کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ جس نے ماضی میں بھی ہر قوم کی مادی اور روحانی ترقی کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ آج بھی اپنی ربوبیت سے دنیا کو فیض یاب کر رہا ہے اور جو آئندہ بھی ہمیشہ نوازتا چلا جائے گا فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ اس کی ربوبیت کسی خاص قوم کے لئے مخصوص نہیں بلکہ تمام جہانوں اور تمام مخلوق کے لئے ہے۔ پس اس لحاظ سے مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد اس بات کا اعلان کرنے کے لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی روحانی ربوبیت کا ادراک حاصل کرنا ہے تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہونے والوں کو ہی یہ حقیقی رنگ میں حاصل ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

یہ مساجد اس بات کا اعلان کرنے کے لئے ہم تعمیر کرتے ہیں کہ دنیا کے فسادوں کو دور کرنے کے لئے اسلام کی اس خوبصورت تعلیم پر غور کرو جو محبت پیار صلح اور امن کا پیغام دیتی ہے۔ یہ مساجد اس بات کے اعلان کے لئے ہیں کہ دنیا کو محبت پیار اور بھائی چارے کی ضرورت ہے نہ کہ جنگ وجدل کی نہ کہ تلوار اور توپ کی۔ یہ مساجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں اس بات کا اعلان کرتی ہیں کہ اس مسجد میں آنے والے کا دل ہر قسم کے ظلموں اور حقوق غصب کرنے کے خیالات سے پاک ہے۔ ہماری یہ مساجد اس بات کا نشان اور مرکز ہیں کہ یہاں آنے والے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

یہ مساجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں یہ اس بات کا اعلان ہیں کہ مذہبی آزادی کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے اور اس کے اظہار کے لئے ہماری مسجدوں کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ ہر شخص جو ایک خدا کی عبادت کرتا ہے اسے مسجد میں عبادت کرنے میں کوئی روک نہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم۔ ہماری مساجد اور اس میں آنے والا ہر احمدی اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہر حقیقی مسلمان پر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری ہے اور فرض ہے اور اس کے لئے اس ذمہ داری کا ادا کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا اپنی مسجد کی حفاظت کرنا۔ ہماری مساجد ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتی ہیں کہ مؤمن کے ایمان کا حصہ ملک سے وفاداری بھی ہے۔ ایک مؤمن اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے ملک و قوم کا وفادار نہ ہو۔ غرض کہ بے شمار باتیں ہیں جو مساجد سے حقیقی رنگ میں وابستہ ہونے والوں سے یہ مطالبہ کرتی ہیں کہ مساجد کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق صحیح رنگ میں ادا ہوں۔ اور یہ تمام باتیں کرنے کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا ہے اور ان تمام باتوں کے کرنے کے لئے ہمیں ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار توجہ دلائی ہے اور اپنے عمل اور اسوہ حسنہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ہے۔ انسانیت کی قدریں قائم کرنے اور محبت سلامتی اور امن کے قیام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونے قائم کئے۔ یہ صرف کہنے کی باتیں نہیں ہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ ایک موقع پر آپ نے عیسائیوں کو ان کی عبادت کے وقت اپنی مسجد مسجد نبوی میں عبادت کرنے کی اجازت دے دی اور یہی وہ حقیقی اسلامی تعلیم ہے جس کو اس زمانے میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور عاشق صادق نے اپنے اوپر لاگو کرنے کا حکم دیا۔ یہی وہ حقیقی اسلامی تعلیم اور عمل ہے جس کی چند مثالیں میں نے پیش کیں۔ ان پر عمل کرنے اور ان کو پھیلانے کا ہمیں حکم دے کر اور ہم سے توقع کر کے زمانے کے

امام مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سوچ کے ساتھ جہاں بھی تم مسجدیں بناؤ گے اسلام کے تعارف اور تبلیغ کے نئے راستے کھولتے چلے جاؤ گے۔ لوگوں کی اسلام کی طرف توجہ ہوگی۔ اس کی خوبصورت تعلیم انہیں اپنا گرویدہ کرلے گی اور یوں تمہاری تعداد بھی بڑھتی چلی جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا:

پس یہی مقصد ہے جس کے لئے ہمیں اپنی مساجد بنانی چاہئیں اور ہم بناتے ہیں۔ یہی وہ تعلیم ہے جس کو آج میڈیا کے ذریعہ دیکھ کر اور اس کا علم پاکر دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی ہے۔ ایک عام آدمی سے لے کر بڑے بڑے لیڈر اور سیاستدان جب دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو شدت پسند گروہ ہیں جو مار دھاڑ اور بلا امتیاز قتل و غارت میں لگے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ایک جماعت ہے جو محبت پیار صلح اور امن کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ ایک طرف تو ایسے نام نہاد مسلمانوں کی مساجد ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر گالیاں اور غلاظتوں سے بھرے ہوئے جذبات کے اظہار کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف صرف امن اور صلح کی بات کی جاتی ہے اور ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ یقیناً یہ باتیں اپنی طرف توجہ کھینچتی ہیں۔ لوگوں کو تجسس پیدا ہوتا ہے کہ ان دو قسموں کے مسلمانوں میں فرق کیوں ہے؟ اور پھر یہ تجسس آجکل کے جدید میڈیا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی طرف مائل کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پرسوں ڈبلن پارلیمنٹ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ کچھ ممبران پارلیمنٹ سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ ان میں سے ایک صاحب کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ جس طرح انسانیت کی قدریں قائم کرنے کے لئے اور امن کے قیام کے لئے کوشش کرتی ہے وہ دوسرے مسلمانوں میں نظر نہیں آتیں اور یہ معلومات جماعت کے بارے میں بڑی گہرائی میں جاکر میں نے لی ہیں۔ اور کہنے لگے کہ یہ سب معلومات لے کر میں اس بات کا خواہش مند ہوں کہ اب جماعت احمدیہ ڈبلن میں بھی جلد مسجد بنائے تاکہ یہ محبت اور اعلیٰ قدروں کا پیغام اس شہر میں بھی پھیلے جو میرا شہر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم بڑے شوق سے یہاں کے رہنے والوں کو بتاتے ہیں کہ ہم نے اس مسجد کا نام ’’مسجد مریم‘‘ رکھا ہے کیونکہ لوگ حضرت مریم کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ حضرت مریم تمہیں بھی پیاری ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی والدہ ہیں لیکن صرف حضرت عیسیٰ کی ماں ہونے کی وجہ سے ہمیں پیاری نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بھی دیکھ کر ان پر پیار کی نظر ڈالی اور مؤمنوں کو کہا کہ تم مریم جیسی خصوصیات پیدا کرو۔ مریم نے اپنی ناموس کی حفاظت کی اور یہ حفاظت خدا تعالیٰ کی محبت اور خوف کی وجہ سے کی۔ وہ خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبردار تھیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والی تھیں۔ وہ راستباز اور سچائی پر قائم رہنے والی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا:

پس اللہ تعالیٰ نے ہر حقیقی مسلمان مرد اور عورت کو ان مؤمنانہ صفات کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ میں ان احمدی لڑکیوں اور عورتوں کو بھی یہی کہوں گا کہ اگر یہاں کے لوگ حضرت مریم کی عزت کرتے ہیں اور صرف عزت ہی کرتے ہیں اور ان صفات کو اپنانے کی کوشش نہیں کرتے جو ان میں تھیں تو یہ ان کی کمزوری ہے۔ ایک حقیقی مسلمان مرد اور عورت کو تو حضرت مریم کی طرح اللہ تعالیٰ کا حقیقی فرمانبردار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان حکموں میں سے حیا اور پردہ بھی ایک حکم ہے جس کا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ اپنے حیا دار لباس کا بھی خیال رکھنا چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کے مطابق زندگیاں گزارنے اور حقیقی مؤمن بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا میں ڈوبنے کی بجائے عبادتوں کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا بنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مریم کے کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

میں نے ستمبر 2010ء میں اس مسجد کی بنیاد رکھی تھی۔ اس زمین کا کل رقبہ 2400 مربع میٹر ہے جو کہ تقریباً پونہ ایکڑ یا پونے ایکڑ سے تھوڑا کم بنتا ہے۔ مسجد کا مسقّف حصہ 217 مربع میٹر ہے اور یہ جگہ 2009ء میں پانچ لاکھ پندرہ ہزار یورو کی لاگت سے خریدی گئی تھی۔ اس میں ایک مکان بھی تھا بنا ہوا۔ پھر اس کی تعمیر پر تقریباً گیارہ لاکھ یورو کے اخراجات آئے ہیں۔ مین ہال اور دوسری جگہوں کو ملا کر اس میں تقریباً دوسو کے قریب لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس مسجد سے ملحقہ دو دفاتر بھی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ ایک مکان بھی تھا جو تین کمروں پر مشتمل ہے اور اس میں کچن وغیرہ بھی بنا ہوا ہے۔ 17 گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔ پھر مسجد کی لوکیشن بڑی اچھی ہے۔ یہاں قریب ہی ریسنگ گراؤنڈ ہے جہاں گھوڑ دوڑ ہوتی ہے۔ وہاں سے یہ مسجد بڑی اچھی طرح نظر آتی ہے۔ اس جگہ مشہور تہوار ہوتا ہے اور مشہور شخصیات بھی اس گھوڑوں کی دوڑ کو دیکھنے کے لئے آتی ہیں اور وہاں سے مسجد کا نظارہ بھی بڑا خوبصورت ہے۔ تقریباً چالیس ہزار لوگ شامل ہوتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے بھی مسجد کا تعارف بڑھے گا کیونکہ باہر سے بھی لوگ یہاں آئیں گے اور یہ کافی آباد علاقہ ہے۔ یہاں سے تقریباً روزانہ ہی سینکڑوں کی تعداد میں لوگ گزرتے ہیں۔ یہاں قریب ہی سٹوڈنٹ کی رہائش گاہیں بھی ہیں۔ گالوے ایئرپورٹ بھی دس منٹ کے فاصلے پر ہے۔

اب بعد میں دو اور مکان بھی خریدے گئے ہیں جو مسجد کی دیوار کے ساتھ لگتے ہیں اور ان کی بھی اچھی اکاموڈیشن ہے۔ بہرحال یہ جو سارا کمپلیکس ہے اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہاں کے لوگوں کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ اس خطبہ جمعہ کا انگریزی اور بنگلہ زبان میں رواں ترجمہ آئرلینڈ سے براہ راست نشر ہوا جبکہ جرمن ترجمہ جرمنی سے براہِ راست نشر ہوا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل Clayton تشریف لے آئے۔

میڈیا کے نمائندگان کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو

حضور انور کی ہوٹل میں آمد سے قبل ہی نیشنل ریڈیو RTE One کا نمائندہ Mike Mc Carthyo اور آئرلینڈ کی نیشنل اخبار The Irish Times کی جرنلسٹ خاتون Lorna Siggins حضور انور کا انٹرویو لینے کیلئے ہوٹل پہنچے ہوئے تھے۔

سب سے پہلے نیشنل ریڈیو RTE One کے نمائندہ نے حضور انور کا انٹرویو لیا۔

نمائندہ نے پہلا سوال یہ کیا کہ ابھی خطبہ جمعہ میں آپ نے اسلام کے بارہ میں بتایا ہے اور کہا ہے کہ آپ امن پسند ہیں۔ آپ کا نعرہ ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ ہے۔ تو جو کچھ مسلمان دنیا میں ہو رہا ہے اس سے آپ فکرمند یا پریشان ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام تو سکھاتا ہے کہ تم کسی کے حقوق نہ دباؤ۔ کسی کی حق تلفی نہ کرو اور کسی پر زیادتی نہ کرو۔ ہم تو اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور ہمارا جو ماٹو ہے کہ ’محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں‘ اس کی بنیاد بھی اسلام کی تعلیمات ہی ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ خدا سب کا رب ہے اور سب کو پالنے والا ہے۔ اور قرآن کریم کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں اور جب آپ ساری دنیا کیلئے، سارے عالم کیلئے رحمت ہیں تو پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ کوئی مسلمان بھی کسی دوسرے پر ظلم اور زیادتی کرے اور اس کے حقوق دبائے۔

۞ نمائندہ نے دوسرا سوال کیا کہ کیا آپ کو اس بات کا افسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں اسلام کے ذکر پر خدا اور اسلامی تعلیمات کی بات نہیں ہوتی بلکہ سیریا کے موجودہ حالات کے بارہ میں ہی سوال اٹھایا جاتا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہاں مجھے افسوس ہوتا ہے اور اس وقت بھی افسوس ہوا تھا جب القاعدہ اور طالبان کی تنظیمیں وجود میں آئی تھیں۔ پس جب بھی کوئی مسلمان اسلام کے نام پر اور اللہ تعالیٰ کے نام پر اس قسم کی زیادتی کرتا ہے تو طبعاً مجھے بھی بالکل اسی طرح افسوس ہوتا ہے جیسے آپ لوگوں کو ہوتا ہے۔

۞ نمائندہ نے ایک سوال یہ کیا کہ یہاں کی کمیونٹی کیلئے آپ کا پیغام کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں اپنے خطبہ جمعہ میں بتا چکا ہوں کہ اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم دوسروں تک پہنچاؤ۔ میں نے انہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بارہ میں بتایا ہے کہ اگر آپ لوگ ان حقوق کی ادائیگی کرنے والے ہوں گے تو پھر کسی قسم کا فساد نہیں ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرا پیغام یہ ہے کہ دنیا میں ہر طرف ہی فساد ہے۔ صرف مسلمان ممالک Involve نہیں ہیں بلکہ بعض دوسرے ممالک میں بھی یہ فساد موجود ہے۔ ایسٹرن یورپ کے ممالک میں بھی ہے اور ساری دنیا اس فساد کی لپیٹ میں آسکتی ہے۔ پس میرا پیغام یہی ہے کہ صبر و تحمل کا مظاہر کریں۔ ایک دوسرے کو سمجھیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور امن اور ہم آہنگی کا قیام کریں۔ ورنہ دنیا میں ایک

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

عظیم الشان تباہی آئے گی جس کو قابو کرنا ناممکن ہوجائے گا۔ اور یہ تباہی تیسری جنگِ عظیم کی صورت میں ظاہر ہوگی۔

اس کے بعد آئرلینڈ کے نیشنل اخبار The Irish Times کی نمائندہ جرنلسٹ Lorna Siggins نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لیا۔

✵ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہمیں دو قسم کا اسلام نظر آرہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق تین ہزار کے قریب مسلمان جہاد کیلئے سیریا وغیرہ گئے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

ان لوگوں کو غلط طریق پر گائیڈ کیا گیا ہے۔ یہ Frustrated ہیں اور حالات سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ لوگ نام کے مسلمان ہوں گے۔ مساجد بظاہر آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی تو اس وقت خدا تعالیٰ ایک ریفارمر بھیجے گا جو مسیح اور مہدی ہوگا اور اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کو زندہ کرے گا اور اسلام کا پیغام دنیا کو پہنچائے گا۔ اور وہ مسلمانوں کو بھی اور دوسروں کو بھی ایک ہی دین پر جمع کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ نے جب یہ پیشگوئی فرمائی تو اس آنے والے مسیح اور مہدی کی صداقت کیلئے نشانات بھی مقرر فرمائے۔ ان نشانات میں سے ایک نشان یہ تھا کہ سورج اور چاند کو رمضان کے مہینہ میں خاص دنوں میں اور مقررہ تاریخوں میں گرہن لگے گا چنانچہ یہ گرہن 1894 میں لگا جو دنیا کے مشرقی حصہ نے دیکھا۔ پھر اگلے سال 1895ء میں دنیا کے مغربی حصہ میں لگا۔ یہ آپ کی صداقت کا اور خدا کی طرف سے ہونے کا ایک بہت بڑا نشان تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

پس اگر ان فسادات اور مصائب سے بچنا ہے تو مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کریں۔ اگر مسلمان قبول کرلیں تو بچ سکتے ہیں ورنہ یہ لوگ ضائع ہوجائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات پر عمل کررہے ہیں اور ہر سال لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہورہے ہیں۔

✵ جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ کیا آپ لوگ غیر مسلموں کو بھی مسجد میں عبادت کرنے دیں گے؟

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا:

ہماری مساجد سب کیلئے کھلی ہیں۔ سب دوسرے مذاہب کیلئے کھلی ہیں۔ جب آنحضرت ﷺ نے دوسرے مذاہب کیلئے مساجد کھولی ہیں تو میں کس طرح جرأت کرسکتا ہوں کہ دوسرے مذاہب والوں کو آنے سے روکوں۔ پس یہ مسجد ہر مذہب والے کیلئے کھلی ہے اور ہمیشہ کھلی رہے گی۔

✵ جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ آج رات کے ایڈریس میں آپ کا کیا پیغام ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا آج بھی امن کا وہی پیغام ہے جو ہم پہلے سے پوری دنیا میں دے رہے ہیں اور ہمارا پیغام دنیا کے تمام کناروں تک پہنچ چکا ہے اب گالوے، آئرلینڈ دنیا کا کنارہ ہے یہاں بھی پیغام پہنچ چکا ہے اور یہاں سے دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔

✵ جرنلسٹ نے کہا کہ گالوے تو آئرلینڈ کا مرکز ہے۔ سینٹر میں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم سینٹر سے کناروں تک اور کناروں سے سینٹر تک امن وسلامتی کا پیغام پہنچارہے ہیں۔

یہ دونوں انٹرویو قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

مسجد مریم کی افتتاحی تقریب

آج شام ’مسجد مریم‘ کے افتتاح کے حوالہ سے مسجد کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگاکر ایک تقریب Reception کا اہتمام کیا گیا تھا۔ سات بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد مریم تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریب میں شرکت کیلئے مارکی میں تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل قریباً سبھی مہمان مارکی میں پہنچ چکے تھے۔

اس تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں میں :

ممبر نیشنل پارلیمنٹ آئرلینڈ
Hon. Eamon'o Cuiv
ممبر نیشنل پارلیمنٹ آئرلینڈ
Hon. Joanna Tuffy
ڈپٹی سپیکر و ممبر نیشنل پارلیمنٹ
Hon. Michael P.Kitt
ممبر نیشنل پارلیمنٹ
Hon. Darek Nolan
ممبر نیشنل پارلیمنٹ
Hon. Robert Dowds
سینیٹر
Hon. Ms. Hildgard Naughton
سینیٹر
Hon. Trevor o Clochartaigh
نمائندہ بشپ آف گالوے
Father Martin Whelan
چیف سپرنٹنڈنٹ آف گالوے پولیس
Mr. Thomas Curley
میئر آف گالوے سٹی کونسل
Mr. Donal Lyons
ہیومن رائٹس بیرسٹر
Garry o Hallorn

اس کے علاوہ پانچ کونسلرز، پروفیسرز، اساتذہ، ڈاکٹرز، انجینئرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے یک صد سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ رشید اختر صاحب نے کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ ایک مقامی آئرش احمدی یوسف Pender صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں نیشنل صدر جماعت آئرلینڈ مکرم ڈاکٹر انوراحمد ملک صاحب نے مسجد مریم کا تعارف پیش کیا۔ اور اس کے بعد اس تقریب میں شامل درج ذیل مہمانوں نے مختصر ایڈریسز پیش کئے۔

مہمانوں کے مختصر خطابات

Mr. Garry O' Halloran جو کہ ہیومن رائٹس بیرسٹر ہیں انہوں نے افتتاحی تقریب کے موقع پر سب سے پہلے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے آئرلینڈ کی روایت کے مطابق آئرش زبان میں حضور انور کو کہا کہ ہم آپ کو لاکھوں کروڑوں بار خوش آمدید کہتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کہا:

خلیفہ کے ساتھ میری پہلی ملاقات اُس وقت ہوئی جب انہوں نے یورپین پارلیمنٹ کے موقع پر خطاب فرمایا تھا۔ خلیفۃ المسیح نے جس طرح سینکڑوں سیاستدانوں، ممبران پارلیمنٹ اور مسلمانوں اور غیر مسلمانوں سے خطاب فرمایا میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ خلیفۃ المسیح بھی ایک جہاد کررہے ہیں۔ لیکن آپ کا جہاد محبت سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کا جہاد ’’جہاد السیف‘‘ کی بجائے ’جہاد بالقلم‘ ہے۔ اور یہاں آج شام خلیفہ کی موجودگی میں گالوے میں اس تقریب میں شامل ہونا میرے لئے نہایت خوشی اور فخر کی بات ہے۔

موصوف نے کہا : احمدیہ جماعت کے ساتھ بحیثیت بیرسٹر کے کام کرنے کا تجربہ بہت اچھا رہا ہے۔ پاکستان میں احمدی لوگ ایک ’مجرم‘ کی حیثیت رکھتے ہیں اور میں ان کا دفاع کرتا ہوں جب آئرلینڈ کی حکومت ان کی درخواستیں مسترد کرکے انہیں واپس پاکستان بھجوانے کا کہتی ہے ۔ آئرش حکومت کے ادارے کہتے ہیں کہ پاکستان میں جمہوریت ہے۔ پاکستان میں پولیس کی فورس موجود ہے۔ پاکستان میں عدالت کا نظام موجود ہے۔ لیکن پاکستان میں اگر کوئی جج قانون کی پیروی کرتے ہوئے اسے لاگو کرے گا تو توہین رسالت جیسے کالے قانون کی موجودگی میں وہ درحقیقت احمدیوں پر ظلم کررہا ہوگا۔ کیونکہ پاکستان میں اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو سزائے موت کو دعوت دے رہا ہوتا ہے۔ اور ان حالات میں جس طرح احمدی اپنا ردّ عمل ظاہر کرتے ہیں وہ دیکھ کر مَیں سخت حیران ہوتا ہوں۔ مَیں نے کبھی کسی احمدی کو ظلم کا جواب ظلم سے دیتے نہیں دیکھا بلکہ میں نے احمدیوں کے دلوں میں ظالمین کے خلاف نفرت بھی نہیں دیکھی۔

موصوف نے اپنے ایڈریس کے آخر میں ایک مرتبہ پھر آئرلینڈ کی روایتی زبان میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

✵ اس کے بعد اگلے مہمان سپیکر Deputy Eamon o Cuiv تھے۔ موصوف منجھے ہوئے سیاستدان ہیں اور 1989ء میں پہلی مرتبہ بطور سینیٹر اِن کا انتخاب ہوا۔ موصوف منسٹر آف سٹیٹ بھی رہ چکے ہیں۔ 2002 سے 2010ء بطور Minister of Community and Rural Affairs کام کرتے رہے اور 2010 میں Minister of Social Protection بنے۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

سب سے پہلے میں اس اہم موقع پر خلیفۃ المسیح کو گالوے میں سینکڑوں بار خوش آمدید کہتا ہوں۔ 2010ء میں مجھے اس مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شمولیت کا موقع ملا تھا۔ اور مجھے بہت خوشی ہورہی ہے کہ آج وہی مسجد مکمل ہوگئی ہے اور ہم سب اس کے افتتاح کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

موصوف نے کہا:

خلیفۃ المسیح کا گالوے میں دوسری مرتبہ تشریف لانا ہمارے لئے نہایت اعزاز کی بات ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کا آئرلینڈ کا یہ دورہ نہایت کامیاب ثابت ہوگا۔

موصوف نے کہا:

مجھے یاد ہے جب پہلی مرتبہ مجھے جماعت احمدیہ

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

کی طرف سے Peace Conference میں شامل ہونے کا دعوت نامہ ملا تو میں جماعت احمدیہ کے ماٹو ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ سے بہت متاثر ہوا۔ تب سے لیکر اب تک اس جماعت نے ثابت کیا ہے کہ یہ جماعت اپنے اعلیٰ مقاصد کے مطابق ہی کام کررہی ہے۔ اس جماعت نے جس طرح بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد کیا اور مختلف مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا اُس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور مجھے بہت خوشی محسوس ہورہی ہے کہ جماعت احمدیہ کو باقاعدہ ایک مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے جس میں وہ آزادی سے عبادت کر پائیں گے۔ ہم جماعت احمدیہ پر پاکستان میں جو مظالم ہورہے ہیں اس حوالہ سے بھی کام کرتے رہیں گے اور مجھے امید ہے کہ عالمی دباؤ کے نتیجہ میں پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کا باب بند ہوجائے گا۔

انہوں نے کہا:

اسی طرح اس مسجد کا نام ’مریم‘ رکھ کر بھی آپ نے اس بات کو اجاگر کیا ہے جو ہمارے اور آپ کے بیچ مشترک ہے۔ اور ایک دوسرے کے درمیان فرق تلاش کرنے کی بجائے اشتراک کو اہمیت دی ہے۔ یہ آپ کی طرف سے بہت مروت کا اظہار ہے۔ آخر میں اس فنکشن پر دعوت دینے کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر آئندہ بھی کام کرتے رہیں گے اور جماعت احمدیہ کے امن کے پیغام کو پھیلانے کیلئے تعاون کرتے رہیں گے۔

۞ اگلی مہمان سپیکر Deputy Jonna Tuffy تھیں جو کہ آئرلینڈ کی قومی اسمبلی کی ممبر ہیں اور جماعت کی قریبی دوست ہیں انہوں نے کہا:

سب سے پہلے تو میں اس موقع پر دعوت دینے کیلئے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں اپنے حلقہ میں موجود جماعت احمدیہ کے بہت سے احباب کو جانتی ہوں۔ یہ سب احمدی لوکل سطح پر کاموں میں بہت فعال ہیں اور ہمارے معاشرے میں بہت اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ بالخصوص احمدیہ جماعت کی خواتین کی تنظیم ہر سال چیریٹی اکٹھی کرتی ہے۔ اسی طرح نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بھی لوکل کمیونٹیز میں بھرپور حصہ لیتے ہیں اور ان کی تعلیم کی طرف خاص توجہ ہے۔ اسی طرح جیسا کہ اب آئرلینڈ میں مختلف ثقافتوں اور ملکوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اس وقت بین المذاہب پروگراموں کا انعقاد بہت اہمیت کا حامل ہے۔

۞ اگلے مہمان سپیکر Father Martin Whelan تھے جو کہ بشپ آف گالوے کی نمائندگی میں آئے تھے۔ موصوف خود بھی بشپ ہیں۔ موصوف نے کہا:

بشپ آف گالوے اور گالوے کی کیتھولک کمیونٹی کی نمائندگی میں اس تقریب میں شامل ہونا میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔ بائبل کی کتاب ’پیدائش‘ میں خدا نے ابراہیم سے کہا کہ ’کئی نسلوں کیلئے تیری حیثیت جد اعلیٰ کی ہوگی۔ میں تمہیں بہت ساری نسلیں دوں گا۔ میں تیرے ساتھ ایک معاہدہ کروں گا اور یہ معاہدہ تیری تمام نسلوں کیلئے ہوگا‘

آج ہم دیکھتے ہیں کہ لاتعداد یہودی، عیسائی اور مسلمان ابراہیم کے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اسی پس منظر کی روشنی میں کیتھولک چرچ ’مسجد مریم‘ کو خوش آمدید کہتا ہے تاکہ احمدی مسلمان امن اور آزادی کے ساتھ خدا کی عبادت کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت کو ہمیشہ امن اور کامیابیوں سے نوازتا رہے۔

۞ اس تقریب میں گالوے شہر اور گالوے کاؤنٹی کی ایک ڈویژن Garda کے پولیس چیف سپرنٹنڈنٹ Thomas Curley بھی شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

گالوے کی باقاعدہ پہلی مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے۔ میں روحانی رہنما خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب کو بھی اس موقع پر خوش آمدید کہتا ہوں اور اس قدر عظیم شخصیت کا ہمارے درمیان موجود ہونا بہت فخر کی بات ہے۔ اس عظیم شخصیت کی یہاں موجودگی ہی اس تقریب کی اہمیت کا بتاتی ہے۔

مجھے بخوبی علم ہے کہ اسلام احمدیت شدت پسندی پر یقین نہیں رکھتی اور دوسرے مذاہب کو برداشت کرنے کا درس دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ نے اس مسجد کا نام حضرت مریم علیہ السلام کے نام پر رکھا ہے۔ یہ بہت اہم موقع ہے اور مجھے بطور چیف پولیس سپرنٹنڈنٹ گالوے بہت خوشی ہے کہ آپ نے اپنی مسجد کیلئے گالوے شہر کا انتخاب کیا۔

آئرلینڈ کے قانون کے مطابق ہر ایک کو اپنی عبادات بجالانے کا حق ہے۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کی ایک اقلیتی جماعت ہے اور دیگر مسلمانوں کے ہاتھ مظالم کا شکار رہی ہے لیکن میں جماعت احمدیہ کو بحیثیت پولیس افسر ہونے کے تحفظ کی یقین دہانی کرواتا ہوں۔

۞ اگلے مہمان سپیکر گالوے شہر کے میئر Councillor Donal Lyons تھے۔ موصوف 1996ء سے گالوے سٹی کونسل کے ممبر ہیں اور مختلف اداروں اور کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف پولیس کمشنر بھی رہ چکے ہیں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

سب سے پہلے تو میں جناب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو گالوے جو کہ قبائل کا شہر کہلاتا ہے اس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ بطور میئر کے ’مسجد مریم‘ کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا میرے لئے نہایت اعزاز کی بات ہے۔ گالوے شہر میں باقاعدہ طور پر پہلی مسجد جس کا نام ’مریم‘ ہے اور جو گالوے شہر اور آئرلینڈ کے لوگوں کیلئے امن کی علامت ہے اس مسجد کا تعمیر ہونا ایک بہت ہی تاریخی موقع ہے۔ آج کا دن جماعت احمدیہ کیلئے ایک یادگار دن ہے جو 2010ء سے جب اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا تھا اس مسجد کے افتتاح کا انتظار کررہے تھے۔

موصوف نے کہا:

آج اسلامک اور Gaelic ہر دو طرح کی طرزِ تعمیر رکھنے والی مسجد کی عمارت کا باقاعدہ افتتاح ہورہا ہے۔ جماعت احمدیہ آئرلینڈ میں انٹرفیتھ کانفرنسز، قرآن کریم کی نمائشیں اور تبلیغی سٹال کا بہت ہی اعلیٰ رنگ میں انعقاد کررہی ہے اور ان پروگراموں کے ذریعہ اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں اور معاشرے میں ہم آہنگی کو فروغ ملا ہے۔ ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ ایک ایسا ماٹو ہے جو ہر ایک مذہب کو اپنانا چاہیئے۔

موصوف نے اپنے ایڈریس کے آخر میں کہا:

میں جماعت احمدیہ کو مسجد مریم کے افتتاح پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ کرے کہ ہمارا شہر امن اور محبت میں ترقی کرتا چلا جائے۔ آپ سب کا شکریہ۔

خطاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

مہمانوں کے ان ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں خطاب فرمایا۔

تشہد تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اس موقع پر سب سے پہلے تو میں اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو آج ہمارے ساتھ یہاں موجود ہیں اور گالوے میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی اس مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہیں۔ اس مسجد کے افتتاح کی یہ تقریب ایک مسلمان فرقہ کی طرف سے منعقد ہورہی ہے لیکن اس کے باوجود آپ سب لوگوں کی شمولیت آپ کی کشادہ دلی اور وسیع النظری کا واضح ثبوت ہے۔ لہٰذا میں آپ سب کا بہت شکرگزار ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے لئے اپنے شکر کے یہ جذبات بیان کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ ایک دوسرے کا شکریہ ادا کریں۔ رسول کریم ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا کہ وہ شخص جو دوسروں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں بن سکتا اور جو شخص خدا تعالیٰ کا شکرگزار نہ ہو وہ حقیقی مومن بھی نہیں کہلا سکتا۔ پس میرے شکر کے یہ جذبات دراصل دینی فریضہ ہے جس کی تعلیم میرے مذہب نے مجھے دی ہے۔ پھر جب یہ دیکھتے ہیں کہ آج کل اکثر غیر مسلم اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں خدشات اور تحفظات رکھتے ہیں تو میرے یہ شکر کے جذبات اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ پس ان تمام خدشات کے باوجود آپ کی یہاں تشریف آوری نے طبعی طور پر میرے دل میں آپ سب کی عزت بڑھادی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آپ کے دلوں میں اسلام کے بارے میں تحفظات ہیں تو میں سمجھ سکتا ہوں کہ آپ کے پاس ان تحفظات کا جواز ہے کیونکہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ امت مسلمہ بڑے پیمانہ پر تضاد اور فساد میں پڑی ہوئی ہے بلکہ ہم ہر روز دیکھتے ہیں کہ بعض مسلمان دوسروں کے حقوق غصب کررہے ہیں۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان حکومتیں اپنی رعایا کے حقوق ادا نہیں کررہیں اور دوسری طرف عوام بھی غیر جمہوری اور ناجائز ذرائع سے حکومتوں کو ختم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کس طرح دہشت گردوں کے گروہ فساد پھیلا رہے ہیں اور اپنے غلط کاموں اور نظریات کے ذریعہ ساری دنیا میں خوف و ہراس پھیلا رہے ہیں۔ ان باتوں کی روشنی میں میں بلا تردد کہتا ہوں کہ بعض ایسے نام نہاد مسلمان بھی ہیں جو اسلام کے نام پر انتہائی گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کررہے ہیں۔ تاہم میں یہ بھی واضح کردوں کہ بعض مسلمان گروہوں یا بعض مسلمان حکومتوں کا یہ قابلِ ملامت رویہ کسی رنگ میں یا کسی طور بھی اسلام کی حقیقی تعلیمات کی عکاسی نہیں کرتا بلکہ اسلام تو وہ مذہب ہے جس نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت، پیار ہمدردی اور رحم کے ساتھ پیش آتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی تعلیم دی ہے۔ صرف مسلمانوں کو آپس میں ہی اس ہمدردانہ طریق اختیار کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ قرآن کریم نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے دشمن کے ساتھ بھی ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیئے جو انصاف کے اصولوں کے منافی ہو اور ان کے جائز حقوق غصب کرنے والا ہو۔ اسلام نے تعلیم دی ہے کہ ہر ایک جو اس ناجائز طریق کو اختیار کرے گا اُسے مومن کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ کے حضور کبھی بھی متقی اور پرہیزگار شمار نہیں ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب قرآن کریم کی تعلیمات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم ﷺ کو ایک بے مثال اور ممتاز مقام سے نوازا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک آپ ﷺ کو ’رحمۃ للعالمین‘ یعنی تمام جہانوں کیلئے رحمت‘ قرار دیا گیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کا انسانیت کیلئے پیار ہمہ گیر تھا اور دنیا میں موجود ہر شخص کیلئے آپ ﷺ کے دل میں محبت اور ہمدردی تھی چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

درحقیقت رسول کریم ﷺ کی محبت اور ہمدردی خلق کا یہ معیار تھا کہ آپ ﷺ مسلسل کئی کئی راتیں سونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کرتے گزار دیتے کہ ’اے اللہ! دنیا نے تجھے بھلا دیا ہے اور اس کا قدم تباہی کی طرف ہے۔ اس لئے انہیں صراط مستقیم پر چلا تا کہ انہیں بچایا جاسکے۔‘ رسولِ کریم ﷺ کے غم کی اس کیفیت کا ذکر قرآن کریم میں بھی ملتا ہے۔ دو مقامات پر آیا ہے کہ رسول کریم ﷺ سخت تکلیف محسوس کرتے صرف اس وجہ سے کہ انسان خدا سے دور ہو رہا تھا اور اپنی ہلاکت اور تباہی کی طرف جا رہا تھا۔ رسول کریم ﷺ کے اس دُکھ اور غم کی حالت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’کیا تو اس غم کی وجہ سے اپنی جان ہلاک کر لے گا کہ لوگ تیرے پیغام پر کان نہیں دھرتے!‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

یہ وہ بے نظیر معیار تھا جس پر انسانیت کی خاطر یہ غمزدہ شخص قائم تھا جس کا ذرہ ذرہ محبت اور درد میں ڈوبا ہوا تھا۔ پس کیا یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے یا یہ سوچا جاسکتا ہے کہ ایسا شخص جو بنی نوع انسان کو اللہ کے غضب سے بچانے کیلئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالنے والا ہو وہ ظلم اور ناانصافی کی تعلیم دے؟ نہیں! ہرگز نہیں!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رسول کریم ﷺ کا انسانیت کے خاطر فکرمند اور غمگین ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ ﷺ خدا تعالیٰ کے حقیقی پیامبر تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار بنی نوع انسان کو امن اور آشتی کی طرف بلایا ہے۔ پس رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے حقیقی پیامبر ہونے کے ناطے سخت مضطرب اور بے چین ہو جاتے کہ بنی نوع انسان اللہ تعالیٰ کے پیغام کی طرف توجہ نہیں دے رہا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو امن کی طرف بلاتا ہے تو اسی لئے بلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی دنیا کے ہر شخص کیلئے امن چاہتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی امن کے قیام کی یہ خواہش ہی ہے جس کی وجہ سے وہ دنیا میں اپنے پیامبر بھیجتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی تھے اور ہمارے عقیدہ کے مطابق خاتم النبیین تھے جن کے ذریعہ شریعت کامل کر دی گئی۔ جب یہ شریعت کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کیلئے چاہتا ہے کہ وہ امن اور فلاح سے رہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ رسول کریم ﷺ مخلوقِ خدا کو امن، سکون اور فلاح کے سوا کسی اور طرف بلائیں؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے اپنے تمام فرائض ادا کئے اور دنیا کو احسن ترین رنگ میں امن کی طرف بلایا اور نعوذ باللہ کبھی بھی کسی قسم کے ظلم اور فساد پر نہیں اکسایا بلکہ آپ ﷺ نے ہمیشہ ہر قسم کی شدت پسندی، نفرت اور فساد کی بھرپور مذمت کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مثال کے طور پر مدینہ میں جب آنحضرت ﷺ حاکم مقرر ہوئے اور آپ ﷺ کی حکومت قائم ہوئی تو بعض غیر مسلم معاشرہ کو زہر آلود کرنا چاہتے تھے اور معاشرہ میں بدامنی پیدا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ان کی اس بدنیتی کے باوجود آنحضرت ﷺ نے ان کے ساتھ نہایت پیار اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ جو بھی ابتدائی اسلامی تاریخ کا منصفانہ انداز میں مطالعہ کرے وہ دیکھے گا کہ ہمیشہ آنحضرت ﷺ نے عالمی امن اور تحفظ کو یقینی بنانے اور ہر قسم کی بدامنی، تعصب اور ناانصافی کے خاتمہ کی ہر ممکن کوشش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور نکتہ جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور یہ وہ چیز ہے جو کہ قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہے۔ یعنی خدا وہ خدا ہے جو تمام جہانوں کی پرورش اور نشوونما کرتا ہے اور جو انسانیت کی ہر ظاہری و روحانی ضرورت پوری کرتا ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو تمام مخلوقات کا خالق ہے اور جس نے تمام حقیقی مسلمانوں کو نصیحت کی ہے کہ ہر ممکن حد تک وہ خدا تعالیٰ کی صفات اپناتے ہوئے اس کا قرب اور پیار حاصل کرنے کی کوشش کریں اور خدا کی صفات میں ’سلام‘ اور ’مومن‘ بھی شامل ہیں۔ یعنی وہ ایسی ذات ہے جو ہر ایک کو امن اور تحفظ فراہم کرتی ہے۔ جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ وہ تمام جہانوں کا رب ہے اور یہ بھی خدا کی ایک صفت ہے۔ چنانچہ جب خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی صفات اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہے تو حقیقی مومن جو خدا پر یقین رکھتا ہو اور اس کی صفات حاصل کرنے کی سعی کرتا ہو، کیسے ممکن ہے کہ وہ غیر منصف یا ظالم ہو؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس وہ اسلام جس پر میں ایمان لایا ہوں اور جس کی میں پیروی کرتا ہوں وہ نہ تو ظالم ہے اور نہ انتقام لینے پر یقین رکھتا ہے۔ اور نہ ہی کسی قسم کے ظلم اور فساد اور ناانصافی کی تلقین کرتا ہے اور نہ ہی آنحضرت ﷺ کو نفرت اور ظلم پھیلانے کیلئے مبعوث فرمایا گیا تھا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کو چشمہ رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا جو ہمیشہ انسانیت کیلئے ابدی اور عالمگیر محبت لئے جاری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آخری زمانہ کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کو دیکھا جائے کہ یہ کس انداز میں پوری ہوئی تو آنحضرت ﷺ کی صداقت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلم دنیا روحانی انحطاط اور تاریکی کا شکار ہو جائے گی۔ جب اسلامی تعلیمات آلودہ ہو جائیں گی اور مسلمانوں کی ایک بھاری اکثریت کلیۃً گمراہ ہو چکی ہوگی۔ آپ ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب مسلمانوں کی اکثریت بالکل اخلاق کھو بیٹھے گی اور ان میں انصاف، امن اور رحم نام کا شائبہ بھی نہ رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگرچہ قرآن کریم اپنی ظاہری حالت میں محفوظ رہے گا تاہم مسلمان اس کی تعلیمات پر عمل نہیں کریں گے۔ مسلمان علماء یا مولوی صرف نام کے علماء ہوں گے اور ان کے عمل اسلام کی حقیقی تعلیمات سے منافی ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ تمام پیشگوئی بیان فرمانے کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجے گا تا کہ اسلام کی اصل تعلیمات کو از سرنو زندہ کیا جائے اور اس وقت موجودہ روحانی انحطاط کو ختم کیا جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن کریم کی تعلیمات اور آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق دنیا میں اسلام کی تعلیمات دوبارہ سے نافذ کرنے کیلئے بھیجا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے ایمان کے مطابق جس مسیح موعود کی پیشگوئی فرمائی گئی تھی وہ آچکا ہے۔ اس لئے میں اور تمام احمدی مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے بانی حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مسیح موعود اور مہدی ہیں، جو امن اور محبت پر مبنی اسلام کی حقیقی تعلیمات دنیا کے ہر کونے میں پھیلانے کیلئے تشریف لائے۔ آپ دنیا کو اسلام کی حقیقی خوبصورتی بتانے کیلئے تشریف لائے۔ آپ ہر قسم کے ظلم و ستم اور جارحیت کے خلاف جہاد کرنے کیلئے تشریف لائے۔ آپ انسانیت کو ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے کی تعلیم دینے کیلئے تشریف لائے۔ آپ محبت اور شفقت کا پرچار کرنے کے لئے اور دنیا میں جنت نظیر امن قائم کرنے اور دنیا میں اتحاد اور باہمی بھائی چارہ کے قیام کیلئے تشریف لائے۔ یہی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام تھا اور یہی آپ کا مشن تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہی وہ خاص پیغام ہے جو احمدیہ مسلم جماعت دنیا کے ہر کونے اور ہر علاقہ میں پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ پس یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی علاقہ میں رہائش پذیر ہو کہ اس امن پسند پیغام کو بڑے شدومد سے پھیلائے اور اس کا پرچار کرے۔ یہی وہ پیغام ہے جو دنیا بھر میں ہر احمدی مسجد سے نکلتا ہے۔ ہماری مساجد امن اور ہم آہنگی کے مراکز ہیں، جہاں انسانیت کو محبت اور پیار سے متحد کرنے والے اکٹھے ہوتے ہیں تا کہ باہمی ہم آہنگی پیدا کی جائے، عبادت کی جائے اور تمام انسانیت کے امن، تحفظ اور فلاح کیلئے دعا کی جائے۔ ہماری مساجد ان لوگوں سے پر ہیں جو صرف امن کا نام ہی نہیں لیتے بلکہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ دنیا کے ہر شخص کیلئے امن اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انسانی فلاح و بہبود، امن اور حقیقی انصاف کو تقویت دینے کیلئے ہم نے معاشرے کی ہر سطح پر جو کوششیں کی ہیں ان پر ہماری تاریخ گواہ ہے۔ ہماری آئرلینڈ کی یہ مسجد بھی اسی مقصد کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس کا نام مسجد مریم رکھا گیا ہے۔ مریم یا جسے آپ Mary کہتے ہیں مسلمانوں میں بھی اتنی ہی عزت سے جانی جاتی ہیں جتنی کہ عیسائیت میں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے مریم کا بارہا ذکر فرمایا ہے اور ان کے اعلیٰ ترین مقام کا ذکر کیا ہے۔ یقیناً حضرت مریم علیہا السلام نیک اور پاکباز خاتون تھیں جنہیں اسلام میں اس حد تک عزت دی گئی ہے کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ ہر حقیقی مسلمان مریم کی مانند ہے یہ اسلئے ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ سے بہت پیار اتعلق قائم کیا تھا اور آپ نے اپنی نیکی اور عفت کی ہر آن حفاظت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خاص محبت کا تعلق قائم کیا کہ اللہ تعالیٰ براہِ راست حضرت مریم علیہا السلام سے ہم کلام ہوا اور خود اس کی پاکدامنی کی

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries

Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

گواہی دی۔حضرت مریم علیہا السلام خدا تعالیٰ کے تمام صحف پر ایمان رکھتی تھیں، پاکباز تھیں اور آپ نے خدا تعالیٰ کی اطاعت میں ایک خاص مقام حاصل کیا تھا۔حضرت مریم علیہا السلام یقیناً تمام سچے مومنین کیلئے ایک مثال ہیں۔آپ علیہا السلام کا اعلیٰ مقام اس بات سے بھی واضح ہے کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ حقیقی مسلمان مریمی صفات کے حامل ہونے چاہئیں۔ اگر وہ اس جیسے ہوں گے تو یقیناً وہ کسی کو نقصان اور تکلیف دینے والے نہیں ہوں گے۔اس لئے ہر احمدی مسلمان اپنے اندر مریم جیسی پاکیزگی، پرہیزگاری اور پاکبازی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔پس دیکھیں کہ قرآن کریم نے مومنین کیلئے انتہائی خوبصورت مثال بیان فرمائی ہے۔اگر مسلمان اس معیار پر پورا اتریں تو وہ کبھی دوسروں کو تکلیف دینے والے اور بدامنی کا باعث نہ بنیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب یہ مسجد بن چکی ہے۔آپ دیکھیں گے کہ کس طرح یہ روشن تعلیم جو میں نے بیان کی ہے اس مسجد سے ہر سو پھیلے گی۔یقیناً یہی وہ تعلیم ہے جو دنیا بھر میں ہزاروں احمدی مساجد کے ذریعے پھیل رہی ہے۔حال ہی میں افریقن شہر میں ایسی ہی ایک احمدیہ مسجد قائم ہوئی ہے۔اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایک عیسائی چیف بھی شامل ہوا، جو کہ اس سے پہلے جماعت سے واقف نہ تھا۔جب وہ آیا تو اس نے بتایا کہ میں کسی احمدی سے جاری تعلق یا جماعت سے تعلق کی بنا پر اس تقریب میں شامل نہیں ہوا بلکہ جب میں نے اس تقریب کا دعوت نامہ دیکھا تو میں حیران رہ گیا کہ ایک مسلمان جماعت مسجد کے افتتاح کیلئے کسی عیسائی کو بلا رہی ہے؟ چنانچہ اسی حیرانگی کو دور کرنے کیلئے میں اس تقریب میں شامل ہوا ہوں کہ خود جا کر دیکھوں کہ یہ کس قسم کا اسلام ہے، جس میں ایک مسلمان جماعت نے عیسائی کو اپنی مسجد کے افتتاح کے موقع پر دعوت دی ہے۔اس نے کہا کہ جب میں یہاں پہنچا تو یہ دیکھ کر میری حیرانگی کی انتہا نہ رہی کہ معاشرے کے ہر سطح سے تعلق رکھنے والے اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد اس تقریب میں مدعو ہیں۔اس چیف نے اپنی تقریر میں کہا کہ سب کو ساتھ لے کر چلنے کی اس روح نے یہ ظاہر کیا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت نے نہ صرف اس علاقہ کو نئی مسجد دی ہے بلکہ اس علاقہ کو ایک نئی زندگی دی ہے اور مقامی افراد کو باہم مل جل کر ہم آہنگی اور باہمی محبت سے رہنے کے نئے طریق بتائے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چنانچہ آج اس مسجد، جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ ریپبلک آف آئرلینڈ کی پہلی احمدیہ مسجد ہے، کا ہماری تمام مساجد کی طرح انہی اقدار اور مقاصد پر بناء رکھتے ہوئے افتتاح کیا جا رہا ہے۔یہ حقیقی اسلامی تعلیمات اجاگر کرنے کا ذریعہ ہوگی۔

جہاں ایک طرف ہم تمام دنیا میں اپنی مساجد میں خدا کا نام لیتے ہیں اور دوسروں کو پرامن طریق پر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ خدائے واحد کے سامنے سرنگوں ہوں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں وہاں ہم جیسے اور جہاں بھی ممکن ہو انسانیت کی خدمت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ سب انشاء اللہ دیکھیں گے کہ یہ مسجد بھی انہی اقدار کی حامل ہوگی۔آپ مشاہدہ کریں گے کہ احمدیہ مسلم جماعت کے افراد کی یہ دلی خواہش ہے کہ تمام افراد چاہے ان کے اعتقادات کچھ بھی ہوں، یا وہ کلیۃً مذہب سے دور ہوں، امن سے رہیں۔آپ دیکھیں گے کہ احمدی مسلمان معاشرے کے ہر فرد کے لئے پیار، محبت اور ہمدردی کے سچے جذبات رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا:

ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کو اس تقریب میں شامل ہونے اور میری باتیں سننے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ پر فضل کرے۔آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب نو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد سبھی مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا تناول کیا۔

کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت مہمانوں سے ملنے کیلئے باری باری ہر ٹیبل پر تشریف لے گئے اور مہمانوں سے گفتگو فرمائی اور شرف مصافحہ سے نوازا۔

اس موقع پر بعض مہمانوں نے درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

یہ پروگرام ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا ہر آنے والے مہمان پر گہرا اثر ہوا اور بعض مہمان اپنے تاثرات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

حضور انور کے خطاب پر مہمانوں کے تاثرات

✿ ڈپٹی میئر آف گالوے کاؤنٹی Mr.Nian Byrne نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

اس عظیم الشان موقع پر میں جماعت احمدیہ کے تمام احباب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔مسجد مریم آپ کی جماعت کیلئے ایک تحفہ ہے۔مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ جمع ہوتے دیکھنا نہایت خوشی کی بات ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آئرلینڈ اور بالخصوص گالوے شہر اسلام احمدیت کو خوش آمدید کہتا ہے۔

ہم آپ لوگوں کی زبردست مہمان نوازی پر بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

✿ گالوے کاؤنٹی کے ایک کونسلر Tom Healy نے کہا:

اس عظیم الشان مسجد کے افتتاح پر میں احمدیہ مسلم جماعت کو مبارکباد دیتا ہوں۔اللہ کرے آپ کا پیغام ساری دنیا میں گونجے اور آپ لوگ رسول کریم ﷺ کے حقیقی سفیر بنیں۔

✿ ایک مہمان سینیٹر Mr. Michael Mullins نے کہا:

میں آپ کی جماعت کو ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔دنیا میں امن اور محبت کا پیغام پھیلانے کی آپ کی تمنا بھی قابل ستائش ہے۔میں آئندہ بھی آپ کی جماعت کی تقریبات میں شامل ہوتا رہوں گا۔

✿ ایک مہمان جو کہ اپنے علاقہ کے کونسلر بھی ہیں انہوں نے کہا:

یہاں آنے سے پہلے میں سمجھتا تھا کہ سارے مسلمان ایک ہی طرح کے ہیں۔بالکل ایسے جس طرح میڈیا میں نظر آتا ہے کہ مسلمان دہشت گردی کر رہے ہیں اور ظلم کر رہے ہیں۔لیکن خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میں بہت متاثر ہوا۔بالخصوص خلیفۃ المسیح کے امن کے پیغام 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' سے میں بیحد متاثر ہوا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ اس پر عمل بھی کرتی ہے جس کی وہ تبلیغ کرتے ہیں۔اور اس دنیا کو آج کل اس پیغام کی سخت ضرورت ہے۔دنیا کو یہ بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ اسلام میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو صرف اور صرف محبت کا پیغام پھیلاتی ہے۔

✿ تقریب میں شامل ایک آئرش مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ کا خطاب افکار سے پُر تھا۔جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب پارلیمنٹ گئے تھے اس وقت بھی میری اُن سے ملاقات ہوئی اور اب اس تقریب میں بھی میں نے خلیفہ کو سنا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ خلیفہ کا گالوے میں ایک اہم موقع پر تشریف لانا گالوے کیلئے نہایت اعزاز کی بات ہے۔

✿ ایک خاتون کونسلر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے خیال میں اس تقریب میں موجود ہر شخص قدرے Tense تھا۔لیکن جب خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں بھی اس بات کا ذکر کر دیا کہ یہاں پر موجود بعض لوگ اسلام کے متعلق خوف و خدشات رکھتے ہوں گے۔جونہی خلیفہ نے اس بات کا اظہار کیا تو ہر ایک مطمئن سا ہو گیا اور میں خلیفہ کے اس شاندار خطاب کو بہت سراہتی ہوں۔

✿ ایک مہمان صحافی جو کہ اخبار Galway Advertizer کیلئے کام کرتے ہیں انہوں نے کہا:

خلیفۃ المسیح کی تقریر بہت شاندار تھی اور انسان کو سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔تقریر میں انہوں نے اسلام احمدیت کی وضاحت کی اور بتایا کہ بعض شدت پسندوں نے اس کو بگاڑ دیا ہے۔خلیفہ نے بہت عمدہ رنگ میں ثابت کیا ہے کہ اسلام امن محبت اور برداشت کا مذہب ہے۔مجھے خلیفہ کی مدلل اور واضح تقریر سن کر بہت اچھا لگا۔اس کے علاوہ خلیفۃ المسیح سے آمنے سامنے ملاقات کرنا بھی میرے لئے بہت اہم موقع تھا۔

موصوف نے کہا:

میں جماعت احمدیہ کو گزشتہ تقریباً گیارہ سال سے جانتا ہوں۔یہ جماعت انٹرفیتھ پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔پھر اس مسجد کا نام 'مریم' رکھا ہے یہ بھی اسلام اور عیسائیت کے درمیان ایک تعلق استوار کرتا ہے۔

✿ ڈپٹی سپیکر نیشنل پارلیمنٹ 'مائیکل پی کٹ Michael P.Kitt' نے کہا:

آج کی یہ تقریب بہت خوبصورت تھی۔خلیفۃ المسیح کا محبت اور امن کے بارے میں خطاب میرے لئے بہت حوصلہ افزا ہے۔خلیفہ کے خطاب سے پتہ چلتا ہے کہ محبت کے پیغام میں کتنی طاقت ہے۔

✿ پھر مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مسجد کے افتتاح کی اس تقریب میں شمولیت کر کے میں بہت خوش ہوں اور آپ کے محبت اور امن کے پیغام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔میں اس پیغام کو اپنے دیگر احباب تک بھی پہنچاؤں گا۔

✿ ایک مہمان ڈرڈری مک کینا Deirdre Mc Kenna نے کہا:

مختلف بیک گراؤنڈز سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ متحد دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔اللہ کرے کہ آج کی یہ تقریب ہمارے معاشرے میں کشادہ دلی کی روایت کا آغاز کرنے والی ثابت ہو اور آئرلینڈ کے تمام لوگ اس کا حصہ بن جائیں تا کہ ہم باہم مثبت تعلقات استوار کرتے ہوئے زندگی گزارنا سیکھیں اور آئرلینڈ میں ایک بہترین مستقبل کی بنیاد پڑے۔

✿ ایک مہمان مارتھا Martha صاحب نے کہا:

میں آپ لوگوں کا ایک ایسی تقریب میں مدعو کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں جو ذہن کو جلا بخشنے والی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل لوگ بہت خوفزدہ ہیں۔مگر اس تقریب نے ہم سب کو مذہبی

برداشت کا درس دیا ہے۔ خلیفہ نے ہمیں اسلام اور قرآن کی محبت اور امن کی تعلیمات سے آگاہ کیا جو ہم سب کیلئے بہت اطمینان بخش تھا۔ آج کی اس تقریب سے ہم نے بہت کچھ سیکھا۔

✿ ایک مہمان Jenny McClean جینی مکلین نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں آج شام کی اس تقریب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت زبردست تھا جس میں انہوں نے بعض بہت ہی اہم امور کا ذکر فرمایا۔ وہاں موجود ہر شخص خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر دکھائی دیا۔ یہ بھی بہت اہم بات تھی کہ خلیفہ نے اپنے خطاب میں مسلمان دنیا میں موجود تضادات کا بھی ذکر کیا۔

✿ گالوے سٹی ایسٹ کے کونسلر Mr. Terry O'Flaherty نے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت عظیم الشان اور متاثر کن تھا۔ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام آج کل کے مخدوش حالات کی عین ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا:

میں جماعت احمدیہ گالوے اور ساری دنیا میں موجود احمدیوں کے روشن مستقبل کا خواہاں ہوں۔

✿ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کے امن اور محبت کے پیغام سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس پیغام کے ذریعہ مجھے اسلام کی خوبیوں کا پتہ چلا اور اسلام کے بارے میں میرے خدشات دور ہوئے۔

✿ ایک مہمان نے کہا:

اس زبردست تقریب میں مدعو کرنے کیلئے میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت کھرا، خلوص اور روحانیت سے بھرا ہوا اور علمی تھا۔ کاش کہ زیادہ لوگ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن پاتے۔

✿ ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ ذہنوں کو جلا بخشنے والی شام تھی۔ آج میں نے آپ کے مذہب 'اسلام' کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ پہلے مجھے اسلام کے بارے میں اس قدر معلومات نہیں تھیں لیکن آج یہاں آکر مجھے اسلام کی حقیقی تعلیمات کا پتہ چلا۔ آپ سب کا شکریہ۔

✿ ایک مہمان خاتون نے کہا:

اس عظیم الشان تقریب میں دعوت کیلئے آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب حکمت سے پر اور دل کو چھونے والا تھا۔ میرے لئے ایسی تقریب میں شامل ہونا جس میں خلیفۃ المسیح موجود ہوں فخر کا مقام ہے۔

✿ ایک اور مہمان خاتون نے کہا:

خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں جو امن کا پیغام دیا ہے اور جہاد کی وضاحت کی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ اسی طرح مجھے اس مسجد کا نام بھی بہت اچھا لگا۔ اس مسجد کا نام ہی معاشرے میں ہم آہنگی کو فروغ دے رہا ہے یہاں آکر اسلام کے متعلق مجھے ایک نئی قسم کی آگاہی حاصل ہوئی۔

موصوفہ نے کہا:

اس جماعت پر مظالم کا سن کر مجھے بہت دکھ ہوا ہے۔

✿ ایک مہمان نے کہا:

یہ تقریب نہایت دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ خلیفہ کا خطاب بہت شاندار تھا۔ اُن کا بیان نہایت واضح اور بناوٹ سے پاک تھا اور امن کو فروغ دینے والا تھا۔

✿ ایک مہمان سیاستدان Jhon Rabbit صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج کی تقریب نے مجھے Uplift کر دیا ہے میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میرا اسلام کے بارہ میں نظریہ یکسر تبدیل ہوگیا ہے۔ میرا ایک دوست سعودی عرب میں رہتا ہے اور جو باتیں وہ مجھے اسلام کے بارہ میں بتاتا ہے اس کے برعکس میں نے یہاں تو خوبصورت 'اسلام' کو دیکھا ہے۔ اسلام واقعی پرامن ، محبت و پیار اور ایک دوسرے کیلئے ہمدردی روا رکھنے والا مذہب ہے۔

✿ ایک خاتون مہمان Mrs. Bernadette جو کہ ڈبلن میں ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی ڈپٹی پرنسپل ہیں انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کی شخصیت نہایت پیار کرنے والی ہے۔ مجھے اچھا لگا کہ انہوں نے اس مسجد کا نام 'مریم' رکھا ہے۔ ان کے خطاب سے ہی مجھے پتہ چلا کہ اسلام میں 'مریم' کا کیا مقام ہے اور قرآن کریم میں 'حضرت مریم علیہا السلام' کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ میرے نزدیک یہ بہت دلکش نقطہ ہے جو ان تمام عیسائیوں کو بتانا چاہئے جو اسلام کے خلاف بولتے ہیں۔

اسلام کے متعلق مجھے اتنا زیادہ علم نہ تھا لیکن خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر اب مجھ پر اسلام کا انتہائی اچھا تاثر قائم ہوگیا ہے۔

✿ ایک مہمان خاتون Mrs Josephine Vahy نے کہا:

آج کی شام نہایت دلکش اور پرسکون تھی۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سننے کے لائق تھا۔ اگر ساری رات بھی خلیفۃ المسیح خطاب فرماتے رہتے تو میں سنتی جاتی۔ میری دعا ہے کہ خلیفہ امن اور سکون کے ساتھ زندگی گزاریں۔

موصوفہ نے کہا:

خلیفۃ المسیح کی تقریر کے تمام نکات خوبصورت تھے۔ آپ کی تقریر کرنے کا انداز بھی بہت دلکش تھا۔

✿ ایک لوکل جرنلسٹ Mrs Bertha کہتی ہیں:

آج سے پہلے میں اسلام سے بالکل واقف نہ تھی۔ میں نے آج کا سارا دن مسجد 'مریم' میں گزارا ہے اور خلیفہ کا خطبہ جمعہ اور مسجد مریم کے حوالہ سے افتتاحی خطاب سنا ہے میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ احمدی لوگ کس قدر خوش مزاج ہیں۔

✿ اسی طرح ایک آئرش خاتون Mrs. Noreen Tarr صاحبہ کہتی ہیں:

مجھے اسلام کے متعلق زیادہ علم نہ تھا۔ مجھے صرف اُس حد تک ہی علم تھا جو خبروں میں نظر آتا ہے یعنی خودکش دھماکے اور دہشت گردی۔ لیکن خلیفہ نے جس اسلام کا بتایا ہے وہ تو بالکل مختلف ہے۔ وہ اسلام تو محبت اور امن کا پرکشش پیغام دیتا ہے۔

مسجد مریم کے افتتاح کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آئرلینڈ میں آمد کی خبر اخبارات اور ریڈیو پر آئی تو ایک شام نیشنل صدر صاحب کو ایک کیتھولک خاتون کی ای میل آئی جس میں خاتون نے لکھا کہ:

مجھے علم ہوا ہے کہ احمدیہ جماعت کے خلیفہ آئرلینڈ آئے ہوئے ہیں آج میرے خاوند کا ہسپتال میں آپریشن ہو رہا ہے۔ آپ خلیفۃ المسیح سے میرے خاوند کی صحت کیلئے دعا کی درخواست کریں۔

آج 26 ستمبر کو مسجد مریم کے افتتاح کے حوالہ سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں کوریج ہوئی۔

✿ آئرلینڈ کے نیشنل ٹی وی چینل TG4 نے مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر نشر کی۔ خبر میں مسجد کی تصویر دکھائی اور حضور انور کو خطبہ جمعہ دیتے ہوئے دکھایا۔ یہ ٹی وی پورے ملک میں کثرت کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس چینل کو دیکھنے والوں کی تعداد پانچ ملین ہے۔

✿ اس کے علاوہ ایک ریڈیو چینل Rte-1 پر مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر نشر ہوئی۔

Rte ریڈیو آئرلینڈ کا سب سے مقبول ریڈیو چینل ہے اس کے سننے والوں کی تعداد ایک ملین سے زائد بتائی جاتی ہے۔

اس ریڈیو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جمعہ کے بعد انٹرویو ریکارڈ کیا تھا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس ریڈیو چینل نے اسی روز شام کو یہ انٹرویو ریڈیو پر نشر کیا۔ انٹرویو سے قبل پروگرام کی میزبان نے مسجد کی تعمیر اور افتتاح کے حوالہ سے تعارف پیش کیا اور حضور انور کی نماز جمعہ کے دوران تلاوت کے بعض حصے نشر کئے اور پھر اس کے بعد حضور انور کا انٹرویو من وعن نشر کیا۔

✿ گالوے کے ایک مقامی ریڈیو چینل Galway Bay FM پر بھی مختلف اوقات میں تین مرتبہ مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر نشر کی گئی۔ انہوں نے درج ذیل خبر نشر کی:

' آج دوپہر گالوے آئرلینڈ کی پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ مسجد مریم گالوے اور آئرلینڈ کے باشندوں کیلئے امن اور محبت کا گہوارہ ہے۔ اس مسجد کا طرزِ تعمیر اسلامی اور آئرش ڈیزائن کے مطابق ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے مسجد کا افتتاح کیا اور دعا کروائی۔ آج کا دن گالوے کیلئے ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ اس ریڈیو کو سننے والوں کی تعداد ایک لاکھ 35 ہزار کے قریب ہے۔

ٹی وی اور ریڈیو کے علاوہ پرنٹ میڈیا میں بھی مسجد مریم کی افتتاحی تقریب کو خاطر خواہ کوریج ملی۔

✿ The Irish Times نے مسجد کے افتتاح سے پہلے مورخہ 20 ستمبر کو بھی خبر شائع کی جس میں انہوں نے مسجد مریم کا تعارف دیا۔ مسجد کے ڈیزائن کی خوبصورتی کا بھی ذکر کیا نیز مسجد مریم پر منقش عربی عبارات کلمہ طیبہ اور احادیث کا ترجمہ بھی لکھا۔

اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے جماعت کا تعارف بھی پیش کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد مرزا غلام احمد علیہ السلام نے 1889ء میں رکھی تھی اور اب 200 ممالک تک یہ جماعت پھیل چکی ہے۔ افریقہ میں بھی اس جماعت کے ماننے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے۔ اسی طرح پاکستان اور انڈونیشیا میں بھی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ میں بھی 30 ہزار اور شمالی امریکہ میں 15 ہزار کے لگ بھگ احمدی مقیم ہیں۔

اس اخبار نے لکھا کہ:

یہ جماعت شدت پسندی کے خلاف ہے اور دوسرے مذاہب کیلئے برداشت رکھنے کا درس دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ جہاد بالسیف کی بجائے جہاد بالقلم پر زور دیتی ہے۔

✿ اسی طرح گالوے کے ایک اخبار Galway Advertizer میں بھی مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر شائع ہوئی۔

اس اخبار کے قارئین کی تعداد تقریباً 2 لاکھ بیس ہزار کے قریب ہے۔

✿ گالوے کا ایک اور مشہور ہفتہ وار اخبار Galway Independent ہے جس کے قارئین کی تعداد ایک لاکھ 84 ہزار سے زائد بتائی جاتی ہے۔ اس اخبار میں بھی مسجد مریم کے بارہ میں خبر شائع ہوئی۔

اخبار Connacht Tribune بھی ہفتہ وار ہے اور اس کے قارئین کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زائد بتائی جاتی ہے۔ اس اخبار میں بھی مسجد مریم کے حوالہ سے خبر شائع ہوئی۔ (باقی آئندہ)

✿✿✿

مکرم ٹومی کالوں صاحب کی انگریزی زبان میں '125 سالہ تاریخ احمدیت پر ایک نظر' کے موضوع پر، مکرم عبدالماجد طاہر صاحب کی اردو زبان میں 'جماعت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے' کے موضوع پر، مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کی اردو زبان میں 'عائلی زندگی کے بارہ میں اسلامی تعلیمات' کے موضوع پر اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب کی انگریزی زبان میں 'آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں سے سلوک' کے موضوع پر ٹھوس علمی، معلوماتی اور ایمان افروز تقاریر

عالمی بیعت کی مبارک تقریب۔ اس سال 110 ممالک کی 426 قوموں سے تعلق رکھنے والے 555235 افراد بیعت کر کے احمدیہ مسلم جماعت میں شامل ہوئے

یوکے اور دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں میں سے بعض کے ایڈریسز۔ مہمانوں نے اپنے خطابات میں جماعت احمدیہ کی امن و آشتی، رواداری اور بے لوث خدمتِ خلق کو سراہا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر برطانوی وزیر اعظم، نائب وزیر اعظم اور صدر مملکت سیرالیون کے پیغامات

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے احمدی طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے اس سال کے لئے 'عالمی انعام برائے امن' کا اعلان

اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اسلام ہی دنیا کی بقا کا ذریعہ ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی امن کے ضامن ہیں۔ جلسہ کے اختتامی خطاب میں مذہب کی حقیقت، ضرورت و اہمیت، اس کی غرض و غایت اور سچے مذہب کی علامات کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز بیان اور احباب جماعت کو اس پہلو سے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے اہم نصائح

(رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ اگست 2014)

تیسرا دن مورخہ 31 اگست 2014ء بروز اتوار

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسبِ معمول صبح تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی اور پھر اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس 10 بجے صبح شروع ہوا۔ مکرم الحاج ڈاکٹر مشہود احمد فاشولا صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے صدارت کی۔ حسبِ معمول اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے سورۃ الرعد کی آخری 16 آیات کی تلاوت کی اور ان کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم رانا محمود الحسن صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام

'طالبو تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں
اس میرے محبوب کے چہرے کے دکھلانے کے دن'

کے چنیدہ اشعار خوش الحانی سے سنائے۔

❁...... اس اجلاس کی پہلی تقریر انگریزی زبان میں مکرم ٹومی کالوں صاحب صدر پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن برطانیہ کی تھی جس کا موضوع '125 سالہ تاریخ احمدیت پر ایک نظر' تھا۔

مکرم ٹومی کالوں صاحب نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جب بیعت کا آغاز کیا تو آپ کو معلوم تھا کہ یہ چند افراد کی جماعت دراصل خدا تعالیٰ کی طرف سے لگایا گیا ایک پودا ہیں اور خدا تعالیٰ نے انہیں یہ بشارت دی تھی کہ یہ پودا بڑھے گا اور پھولے گا۔ اس کے بعد آپ نے اپنی تقریر میں جماعتِ احمدیہ کی تاریخ کو چھ ادوار میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

پہلا دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور اس کے بارہ میں بیان کیا کہ 'آپ علیہ السلام اس وقت تشریف لائے جب بدعات اور رسومات کی تاریکی دنیا پر چھا گئی تھی اور مسلمان علماء قرآن پاک کی آیات کو منسوخ کرنے کا اعلان کر رہے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مبعوث فرمایا اور کھلے کھلے نشانات اور براہین سے آپؑ کی صداقت کو ظاہر فرما دیا۔' مقرر موصوف نے کہا کہ کامیابی اور جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ مخالفت بھی شروع ہوگئی اور اس وجہ سے جماعت کے بعض

مکرم ٹومی کالوں صاحب

بزرگوں نے اپنی جان کی قربانی پیش کی اور راہ مولیٰ میں شہید ہوئے لیکن جماعت کی ترقی اس وجہ سے رکی نہیں بلکہ تیزی اور سرعت سے اللہ کا وعدہ پورا ہوتا رہا۔ دوسرا دور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا تھا۔ اس کے متعلق فاضل مقرر نے کہا کہ اس وقت جماعت کی باقاعدہ شکل بھی بن چکی تھی اور مدرسہ احمدیہ سے واقفین زندگی بھی میدان عمل کے لیے تیار ہونا شروع ہو گئے تھے۔ انہیں مبلغین میں سے ہندوستان سے پہلے مبلغ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کو 1913ء میں انگلستان بھجوایا گیا۔ اگرچہ خلافت اولیٰ کا انتخاب متفقہ طور پر ہوا لیکن حضور رضی اللہ عنہ کو بعض افراد جماعت کی طرف سے مخالفت پیش آئی کیونکہ وہ بظاہر اپنے علم اور دنیوی عزت کی وجہ سے خلافت کے حقیقی مقام کو سمجھنے سے قاصر رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور خدا تعالیٰ جماعت کو ترقی کی نئی منازل عطا کرتا گیا۔

پھر محترم ٹومی کالوں صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بابرکت دورِ خلافت کا اجمالاً تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ 'آپؓ نے مختلف تحریکات کا آغاز فرمایا جن میں سے مشہور ترین تحریکات تحریک جدید اور وقف جدید ہیں۔ اسی طرح آپ نے لجنہ اماء اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ مجلس اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیمیں بھی قائم فرمائیں تا کہ تمام افراد جماعت بھائی چارے اور نیکی میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ مقرر موصوف نے کہا کہ ہندوستان کی تقسیم اور مخالفت کی وجہ سے آپؓ کو قادیان چھوڑنا پڑا لیکن خدائی تحریک سے اللہ نے جماعت کو ایک معجزہ دکھایا اور ایک بنجر زمین کو ہمارا مرکز بنا دیا جس کا نام ربوہ رکھا گیا۔

اس کے بعد مقرر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور کے بارہ میں فرمایا کہ 'آپ نے خدائی تحریک سے نصرت جہاں سکیم شروع فرمائی جس کا مقصد یہ تھا کہ افریقہ کے غریب عوام کو تعلیم اور علاج کی سہولت مہیا کی جائے اور اس سکیم کے نتیجہ میں احمدیت کا نام افریقہ میں روشن ہو گیا اور کروڑہا افریقن بھائیوں نے احمدیت قبول کی۔ اُس وقت اللہ کے فضل سے جماعت کی تعداد 10 کروڑ سے زیادہ تھی لیکن اس ترقی کے ساتھ ساتھ مخالفت بھی بڑھنا شروع ہوئی اور 1974ء میں پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا لیکن پھر بھی جماعت دن بہ دن ترقی کرتی چلی گئی۔

پانچواں دور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی متعدد تحریکات میں سے ایک 'تحریکِ وقفِ نَو' ہے۔ حضورؒ نے اس سکیم کا آغاز فرمایا تا کہ جماعت میں ایسے افراد ہوں جو کہ خالصتاً دین کی ہی خدمت میں لگے رہیں۔ مخالفت کے حد سے زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے آپؒ کو ربوہ سے ہجرت کرنی پڑی اور لندن جماعت کا مرکز بن گیا۔ یہاں پر تبلیغ کی آزادی حاصل تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپؒ کے بابرکت دور میں ہی ایم ٹی اے کا آغاز ہوا۔

چھٹا دور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہے۔ اس موجودہ دور کے بارہ میں مقرر نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ کے ذریعہ اس دور میں ہونے والے اَن گنت کاموں میں سے ایک اس مشکل وقت میں دنیا میں قیامِ امن کے لئے جستجو کرنا ہے۔ ہمارے پیارے امام نے امن اور محبت کا پیغام دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں پھیلا دیا یہاں تک کہ برطانیہ اور یو ایس اے کی پارلیمنٹوں نے حضور انور کو دعوتِ خطاب دی اس طرح بعض دیگر ممالک نے بھی حضورِ انور ایدہ اللہ سے فیض حاصل کیا۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے کہا کہ یہ ترقی صرف اور صرف خدا کے فضل سے ہوئی ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

❁...... اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی تھی جس کا عنوان تھا "جماعت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے"۔

مقرر موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رُو سے خلافت کا مقام اور مرتبہ بیان کیا۔

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب

پھر خلافت کے مقام کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا یہ حوالہ پیش کیا کہ "تمہاری ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اس کو قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔"

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

فاضل مقرر نے چند ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد خلافت سے کس قدر پیار اور محبت کرتے ہیں حتیٰ کہ جان دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔ فاضل مقرر نے کہا کہ 2008ء کے دورۂ افریقہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گھانا کے جلسہ گاہ میں ہی قیام فرمایا۔ وہاں تقریباً ایک لاکھ کا مجمع تھا۔ حضور انور اپنی رہائشگاہ کی طرف روانہ ہوتے تو راستہ کے دونوں طرف مرد خواتین اور بچے دیوانہ وار اکٹھے ہوتے حضور کی گاڑی کے ساتھ ساتھ چلتے مسلسل نعرے لگاتے اور خواتین سفید رومال لہرا کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتیں۔ ہر ایک کی کوشش تھی کہ اس پیارے آقا کے دیدار کا کوئی لمحہ نصیب ہو جائے۔ حضور بھی اپنا ہاتھ مسلسل ہلا رہے تھے۔ حضور انور کی پیار بھری نگاہیں ان سب کے لئے دلوں کی تسکین کا موجب بن رہی تھیں۔ یہ وہ عظیم الشان انقلاب ہے جو آج رُوئے زمین پر صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے وابستہ جماعت میں نظر آتا ہے۔

مقرر موصوف نے کہا کہ ایک صاحب کہنے لگے کہ مَیں پہلی بار حضور کو دیکھنے کے لئے آیا ہوں اور میرے لئے ناممکن ہے کہ اپنے دل کی اس کیفیت کو بیان کرسکوں۔ کیا یہی وہ روحانی اور پرنور وجود ہے جسے میں روزانہ ایم ٹی اے پر دیکھتا ہوں۔ کہنے لگے کہ ’ٹی وی تو وہ نور دکھا ہی نہیں سکتا جو آج میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے‘۔

مقرر موصوف نے عرب ممالک کے بارہ میں کہا کہ اللہ کے فضل سے خلافت احمدیہ کے اس مبارک دور میں ایک انقلاب برپا ہے، کوئی دن ایسا نہیں آتا جس میں عربوں کی طرف سے بیعتیں نہ ملتی ہوں، ان لوگوں میں ایک کثیر تعداد خلافت سے وابستہ نشانات دیکھ کر قبول احمدیت کی توفیق پا رہی ہے۔

آسٹریلیا میں میلبورن کی ایک تقریب میں چینل 31 کے نمائندہ نے کہا: حضورِ انور کو دیکھ کر یوں لگ رہا تھا کہ جیسے آج میلبورن میں امن اتر آیا۔ جاپان میں ایک کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر کہنے لگے کہ ’ آج میری زندگی کے بہترین دنوں میں سے ایک دن ہے کہ میں نے دنیا کے غیر معمولی مقدس انسان کو دیکھا ہے، ان کا خطاب سنا ہے اور دل اس یقین سے بھر گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے امام اور ان کی تعلیمات میں ہی دنیا کے امن کا راز پنہاں ہے‘۔

فاضل مقرر نے مخالفین احمدیت کے متعلق کہا کہ جماعت کی ان عظیم الشان ترقیات کو دیکھ کر مخالفین احمدیت اپنے بد ارادوں اور ناپاک منصوبوں میں انتہا تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ان مخالفین کو معلوم نہیں کہ ان جیسے سینکڑوں دشمنان احمدیت آئے اور بہت بلند دعوے بھی کئے لیکن خدا نے ان کے نام ونشان مٹا دیئے۔ پس خدا کی تقدیر یہ ہے کہ جو اس چٹان سے ٹکرائے گا وہ پاش پاش ہو جائے گا۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ’’جس خلافت کے گرد خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت پہرہ دے رہی ہے اس خلافت کے قلعے پر تو تمہاری لات اگر پڑے گی تو تمہاری ہڈیاں بھی اس طرح چور چور ہو جائیں گی کہ اس کے ذرے بھی دنیا کو نظر نہیں آئیں گے۔‘‘

مقرر موصوف نے اپنی تقریر کے اختتام پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا حوالہ دیا کہ ’’میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک مَیں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں‘‘۔

بعد ازاں مکرم بلال راجہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم

’ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے‘

میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

❁...... آج کی تیسری تقریر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج و امام مسجد فضل لندن کی تھی جس کا عنوان تھا ’عائلی زندگی کے بارہ میں اسلامی تعلیمات‘۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر کا آغاز سورۃ الفرقان کی آیت 75 کی تلاوت اور اس کے ترجمہ سے کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اس شعر کہ:

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد

کے مطابق بتایا کہ تقویٰ ہی عائلی زندگی کا نسخہ کیمیا ہے۔ آپ نے قرآن کریم سے عائلی زندگی کے اصل الاصول کا ذکر کیا کہ عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اے مسلمانو! اپنی بیویوں سے نیک سلوک کرو۔ اس کے ساتھ آپ نے اس قرآنی حکم کے متعلق احادیث بھی پیش کیں۔

دعا کی اہمیت کے بارہ میں آپ نے توجہ دلائی کہ دعا ہی خوشگوار عائلی زندگی کی کلید ہے اور حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کا یہ واقعہ سنایا کہ کسی نے میر صاحبؓ سے سوال کیا کہ کس وجہ سے آپ کو اتنا بڑا اعزاز ملا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے داماد بنے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب میری یہ بچی پیدا ہوئی میں نے اس طرح تڑپ کر جس طرح ایک ذبح کیا ہوا جانور تڑپتا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ تو اسے خود سنبھالنا اور اسے ایسا مقام دینا کہ جو تو نے پہلے کسی کو نہ دیا ہو۔

محترم امام صاحب نے میاں بیوی میں باہمی تعاون اور ان کے حقوق و فرائض کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ خدا کے نزدیک مرد اور عورت کا مقام یکساں ہے لیکن قویٰ مختلف ہیں اور اسی نسبت سے ان کے فرائض مقرر کئے گئے ہیں۔ نیز بتایا کہ قرآنی حکم ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ کے تین معنے ہیں۔ 1۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے عیب چھپائیں۔ 2۔ ایک دوسرے کے لئے زینت کا موجب بنیں۔ 3۔ سکھ دکھ کی گھڑیوں میں ایک دوسرے کے کام آئیں۔

آپ نے تربیتِ اولاد، ماں باپ سے حسن سلوک اور گھریلو زندگی کے بارے میں آنحضرتؐ کا اسوۂ حسنہ بھی بیان کیا۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عائلی زندگی کے چند نمونے پیش کرتے ہوئے کہا، ایک روز حضرت اماں جانؓ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے مخاطب ہو کر کہا: ’’میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے آپ کا غم نہ دکھائے اور مجھے آپ سے پہلے اٹھا لے‘‘۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ’’اور میں ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہو اور میں تم کو سلامت چھوڑ کر جاؤں۔‘‘

گھروں کو سکون اور آرام کا موجب بنانے کے لئے مختلف طریقوں کا ذکر کرتے ہوئے مقرر موصوف نے کہا کہ ہمیشہ جذبات پر قابو رکھنا چاہیے، قول سدید اختیار کرنا چاہئے، اور طلاق میں جلدی کی ممانعت کو یاد رکھنا چاہئے کیونکہ یہ برائی آج کل بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس کے متعلق آپ نے چند واقعات بھی بیان کئے۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی چند نصائح کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’’ہر ایک نے اپنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ خدا تعالیٰ کے آگے جب پیش ہونا ہے تو اپنے اعمال کا جواب ہر ایک نے خود دینا ہے۔ اس لئے اس سوچ کے ساتھ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔‘‘

پھر ایک موقع پر حضور نے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ میرے الفاظ میں اثر پیدا کر دے کہ اجڑتے ہوئے گھر جنت کا گھوارہ بن جائیں‘‘

اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے مکرم امام صاحب نے فرمایا کہ آج ظلمت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹکنے والی انسانیت امن کی متلاشی ہے۔ وہ امن ایک فرد کی ذات اور اس کے گھر سے شروع ہو کر رفتہ رفتہ ساری دنیا کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے، پس ضرورت ہے کہ آج احمدی گھرانوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جنت نظیر بنا دیا جائے۔ یہی جنتیں ہیں جو بالآخر ساری دنیا کو امن کا گھوارہ بنا دیں گی۔ انشاء اللہ

❁...... آج کی صبح کے اجلاس کی تیسری تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے انگریزی میں کی جس کا عنوان تھا: ’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک‘۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب

فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے آغاز میں یہ حدیث شریف بیان کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی مسلمان ملک میں رہنے والے کسی غیر مسلم کے حقوق غصب کئے یا اس پر ایسا بوجھ ڈالا جو وہ اٹھا نہیں سکتا یا یہ کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر اس کی کوئی چیز لے گا تو قیامت کے دن میں اس مسلمان کے ساتھ جنگ کروں گا۔ (ابوداؤد)

مکرم امیر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے غیر مسلموں سے حسن سلوک کے کئی واقعات بیان کئے۔

آپ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کی معجزانہ فتح کے بعد قیدیوں کی ایک بڑی تعداد مسلمانوں کے ہاتھ آئی۔ آنحضرتؐ کے حکم کے تحت ان قیدیوں کو بڑے اچھے سلوک کے ساتھ رکھا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ ان سے مہربانی اور عزت سے پیش آؤ۔

ایک عیسائی وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا دوران گفتگو نماز ظہر و عصر کا وقت آیا آنحضرتؐ نے مسجد نبوی میں صحابہ کے ہمراہ نماز ادا کی، جب ان عیسائیوں کی عبادت کرنے کا وقت آیا تو آپؐ نے ان کو اجازت دی کہ وہ مسجد نبوی میں ہی اپنی عبادت کرلیں انہوں نے مشرق کی طرف منہ کر کے عبادت کرنی شروع کی آپؐ نے سب مسلمانوں کو ہدایت دی کہ انہیں بغیر کسی رکاوٹ کے چھوڑ دیں۔ غیر مسلموں سے آنحضرتؐ کے حسن سلوک کا یہ ایک بہت عظیم نمونہ ہے۔

فتح مکہ کے موقعہ پر کفار مکہ کے ساتھ معافی اور نرم دلی کے سلوک کا واقعہ بیان کرتے ہوئے مقرر موصوف نے کہا کہ آپؐ مکہ میں داخل ہوئے اور ایک مختصر تقریر کے بعد آپؐ کفارِ مکہ کو مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اے قریش! میں تمہارے ساتھ کس طرح کا سلوک کروں؟ انہوں نے کہا نرمی اور نیکی کا۔ آپؐ نے فرمایا میں اسی طرح تمہارے ساتھ سلوک کروں گا جس طرح یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا، آج کے دن آپ پر کوئی ملامت نہیں ہوگی، اللہ بہت مہربان ہے اور وہ بھی تمہیں بخش دے گا۔ مقرر موصوف نے کہا کہ کفار مکہ سے انتہائی ظلم و ستم سہہ کر آپؐ نے ان سے انتہائی نرمی اور مہربانی کا سلوک کیا۔ آپ نے اپنی تقریر کو ان قرآنی الفاظ پر ختم کیا کہ اے مومنو! اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود اور سلام بھیجتے رہو۔

عالمی بیعت

جلسہ سالانہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں اس سال کے دوران جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے والے لاکھوں افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت اور دنیا بھر کے کونوں میں بسنے والے احمدی تجدیدِ عہدِ وفا کرتے ہیں۔ اس روح پرور تقریب کا ’عالمی بیعت‘ کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے۔

31 / اگست 2014ء کو دوپہر ایک بجے عالمی بیعت کی تقریب کی تیاری شروع ہوئی۔ حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سبز کوٹ زیبِ تن کیے جلسہ گاہ میں تشریف لائے جہاں دنیا بھر کی مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی اور نَو احمدی احباب بڑے نظم و ضبط کے ساتھ قطار در قطار انسانی زنجیر کے ذریعے اپنے امام کے ہاتھ پر ’بیعت‘ کرنے کے منتظر تھے۔ جبکہ متعدد مہمانان و میڈیا سے تعلق رکھنے والے افراد اس نظارے کو دیکھنے کے لئے موجود تھے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے بعد عالمی بیعت کی ایمان

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

افروز تقریب عمل میں آئی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی خاص نصرت و تائید کی بدولت ایک سو دس (110) ممالک کی چار سو چھبیس (426) قوموں سے تعلق رکھنے والے پانچ لاکھ پچپن ہزار دو سو پینتیس (555235) افراد نے احمدیت میں شمولیت اختیار کر کے حقیقی اسلام قبول کرنے کی سعادت پائی۔ الحمد للہ۔ یہ تعداد گزشتہ سال جماعتِ احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے والے افراد سے زیادہ تھی۔ امسال پہلے دور میں حضورِ انور ایدہ اللہ نے اوّلاً انگریزی زبان میں بیعت لی۔ حضورِ انور انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دہراتے اور پھر مترجمین اپنی اپنی زبانوں میں اس کا ترجمہ دہرا دیتے۔ ایک دفعہ بیعت کے مکمّل ہو جانے پر حضورِ انور نے اردو زبان بولنے اور سمجھنے والوں کے لئے ازراہِ شفقت بیعت کے تمام الفاظ اردو زبان میں بھی دہرائے۔ اس کے بعد حضور انور کی اقتدا میں سب

عالمی بیعت کا ایک خوبصورت منظر

حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا اور نہایت الحاح سے دعائیں کیں۔ اس بیعت میں جلسہ گاہ میں موجود تیس ہزار سے زائد افراد نے براہِ راست جبکہ دنیا بھر میں موجود کروڑوں احمدیوں نے بذریعہ ایم ٹی اے شمولیت اختیار کی۔

اس کے بعد حضور انور نے نماز ظہر و عصر ڈیڑھ بجے پڑھائیں۔

جلسہ کا آخری اجلاس تین بجے بعد دوپہر محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یو کے کی صدارت میں شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب نائب افسر جلسہ گاہ نے کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ میں شامل ہونے والے بعض خصوصی مہمانوں کو یکے بعد دیگرے خطاب کی دعوت دی۔ ان مہمانوں میں Cllr. Graham Hill , Mayor of Alton، Councillor Liz Wheatly Mayor of Waverly، Kevin Hurely: Police and Crime commissioner for Surrey، Ms.Satindar Kaur Taunque OBE (سکھ خاتون) Prince Taylor: Ambassador of Liberia, Mayor Darrel Bradley، Mr. Moustafa Alaibegovic from Kazakhstan، Major (Retired) Albert Donchebie Representative of Ghana TV، Mr. Rami Ranger Chairman of UK Pakistan IndiaForum، بینن کے سابق وزیر کے نمائندہ شامل ہیں۔

مہمانوں کی تقاریر کے دوران ہی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی اجلاس کے لیے ساڑھے چار بجے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ جن خوش نصیب مہمانوں نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ان میں Nicholas Dakin: MP Scunthorpe، Mary Macleod MP، Lord Tariq BT۔ Hon.Edward Davey MP شامل ہیں۔

مقررین نے جماعتِ احمدیہ کے اسلام کی حقیقی تعلیم کے پرچار کو سراہا اور اس بات کو برملا تسلیم کیا کہ جماعتِ احمدیہ اسلام میں بیان فرمودہ امن و آشتی و باہمی رواداری، برداشت، محبت، بھائی چارے، بے لوث خدمتِ خلق اور یگانگت پر مشتمل اسلامی تعلیمات کا جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ حال ہی میں ہونے والے افسوسناک سانحہ گوجرانوالہ کی مذمّت کی اور اس مشکل وقت میں جماعت کی طرف سے صبر، تحمل اور ضبط کا نمونہ پیش کرنے پر تعریف کی۔ مقررین نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی مہمان نوازی کی تعریف کی۔

وزیرِ اعظم برطانیہ جناب ڈیوڈ کیمرون کا پیغام:

برطانوی ہاؤس آف لارڈز کے ممبر لارڈ طارق بی ٹی نے وزیراعظم برطانیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جناب وزیراعظم برطانیہ نے لکھا:

میں تمام احمدیوں کو اس جلسہ کے موقعہ پر دلی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں اور اس بات کی بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ لوگ تین دن کے لئے مختلف ممالک سے اس لئے آئے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ اسی طرح میں حضرت امیر المومنین کو احمدیت کی 125 سالہ جوبلی کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ کی جماعت سالہا سال سے مسلسل قیام امن کے لئے جد وجہد کر رہی ہے اور مختلف مذاہب کے درمیان امن اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

صدرمملکت سیرالیون کا پیغام:

مکرم جمال الدین صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سیرالیون نے صدرِ مملکت سیرالیون جناب Ernest Bai Koroma کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ آپ نے اپنے پیغام میں کہا:

'مَیں آپ سب کو اس جلسہ کے انعقاد کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آپ کی جماعت سیرالیون میں بہت زبردست خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی جماعت نے تعلیم، صحت، پانی، بجلی اور خوراک مہیا کرنے میں ہماری بہت مدد کی ہے، اور Ebola کی وبا کے علاج معالجے کے لئے بھی امداد بھجوائی ہے۔ اس پر مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔' اس کے علاوہ جلسہ سالانہ کے لئے انگلستان کے نائب وزیراعظم کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی:

معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم فیروز عالم صاحب کو تلاوت قرآن کریم کے لئے بلایا۔ انہوں نے سورۃ آل عمران کی چند آیات 191 تا 196 کی تلاوت کی اور ان کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ منظوم کلام:

'کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالَم آئینہ ابصار کا'

سے چنیدہ اشعار ترنم کے ساتھ پیش کیے۔

تقسیمِ انعامات

ازاں بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم نعمان حنیف راجہ صاحب سیکرٹری تعلیم جماعتِ احمدیہ یو کے نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کے نام پڑھے۔ ان خوش نصیب طلباء نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے براہِ راست اسنادِ امتیاز اور گولڈ میڈلز حاصل کرنے کی سعادت پائی۔ ان طلباء کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

دانیال مرزا صاحب، حارث احمد صاحب، سید اسماعیل احمد صاحب، رضوان محمد صاحب، سلمان ناصر بٹر صاحب، فواد احمد صاحب، مباسل چوہدری صاحب، سہراب احمد سید صاحب، دانیال چوہدری صاحب، علی طارق صاحب، اظہر احمد باجوہ صاحب، اسامہ سردار صاحب، شاہ میر میرانی بلوچ صاحب، تیمور احمد خان پاشا صاحب، عزیز الرحمن ناصر صاحب، محسن ظفر صاحب، فہیم ملک صاحب، اسامہ حامد صاحب، حامد بٹر صاحب، شاہزیب الٰہی صاحب، صیب منصور صاحب، دامیر رفیع صاحب، علی زہیر گوندل صاحب، عبدالغالب خان صاحب، مصور حیات صاحب، شاہ زیب احمد صاحب، عبدالرافع ظفر صاحب، مبارک وسیم صاحب، چوہدری سعادت اللہ واہلہ صاحب، ڈاکٹر ثاقب گھمن صاحب، طارق حامد صاحب، محمد احمد صاحب، مشرف نوید خان، احسان احمد، طیب احمد منصور صاحب، راشد احمد وڑائچ صاحب، صباح الدین عرفان صاحب، جری اللہ مجید صاحب، شمشیر علی شیخ علی بخش

صاحب، طلحہ بشیر صاحب، اطہر احمد باجوہ صاحب، عدیل گیلانی صاحب، جعفر حسین صاحب، مولانا ابراہیم نونن صاحب، رضوان صدیق صاحب، ارباز حمید صاحب، نعیم اللہ فرخ حمید صاحب، حارث محمود صاحب، مولانا علیم محمود صاحب، محمد اطہر کاہلوں صاحب، ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب جبکہ اسامہ ابدال صاحب نے جویریہ ابدال ربانی صاحب کا انعام وصول کیا۔

اس کے بعد محترم ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے جامعہ احمدیہ کینیڈا سے اس سال فارغ التحصیل ہونے والے درج ذیل آٹھ مربیان سلسلہ کے نام باری باری پڑھے اور ان خوش نصیبوں کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسناد کامیابی عطا فرمائیں:

سید رضا احمد شاہ صاحب، فہد احمد خواجہ صاحب، عدنان حیدر صاحب، اظہر احمد گورایہ صاحب، شاہ رخ رضوان عابد صاحب، عبدالنور باطن صاحب اور عبدالنور عابد صاحب۔ آٹھویں طالبعلم انعام الرحمن صاحب کی نمائندگی میں محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے سند وصول پائی۔ انعام الرحمن صاحب ویزا نہ ہونے کے باعث اس موقع پر حاضر نہ ہو سکے تھے۔

عالمی انعام برائے امن

بعد ازاں محترم امیر صاحب یوکے نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس سال جماعتِ احمدیہ یوکے کی جانب سے دیے جانے والے 'عالمی انعام برائے امن' کا اعلان کیا۔ امسال یہ انعام یونیورسٹی آف ارلاغن، نیورنبرگ جرمنی (University of Erlangen-Nürnberg) سے تعلق رکھنے والے پروفیسر آف ہیومن رائٹس اینڈ ہیومن رائٹس پولیٹکس مسٹر ہائنر بیلفیلڈ (Heiner Bielefeldt) کو دیا جا رہا ہے۔ آپ نے عورتوں کے حقوق اور ان کی فلاح و بہبود کے متعلق بہت کام کیا اور ان کے Human Rights کے حوالہ سے بہت سے مضامین شائع ہوئے ہیں۔ یہ انعام انہیں پیس کانفرنس یوکے 2015ء کے موقع پر پیش کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا اختتامی خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ مذہب پر اعتراض کرنے والے اپنے آپ کو صرف مذہب پر اعتراض کی حد تک محدود نہیں رکھتے بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں یہ اعتراض بہت شدت سے کیا جاتا ہے اور اس ضمن میں بہت ساری کتابیں بھی لکھی جا رہی ہیں اور آجکل اپنی بات پہنچانے کا کام الیکٹرانک ذرائع سے اور بھی آسان ہو گیا ہے اس کی وجہ سے ایک بات جو لوگوں تک پہنچنے میں ایک عرصہ لیتی تھی اب وہی بات بہت کم عرصہ میں لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا میں مذہب سے دُوری پیدا ہو گئی ہے۔ بہت سے لوگ مذہب کو صرف قصے کہانیاں ہی تصور کرتے ہیں۔ بلکہ اعتراض کرنے والوں نے انبیاء کو بھی نہیں چھوڑا کہ وہ بھی اپنے مفاد کی خاطر اَن پڑھ لوگوں کو اپنے پیچھے چلاتے رہے کہ اب ترقی یافتہ دور میں اس کی ضرورت نہیں۔ بعض پڑھے لکھے لوگ بھی کہتے ہیں کہ آج کے ترقی یافتہ سائنسی دور میں مذہب کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا آج احمدی ہی ہیں جو مذہب کی پوری حقیقت سے آگاہ ہیں اور اس چیز کا پرچار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی بھی صفت کبھی بھی معطل نہیں ہوئی۔ جہاں قرآن شریف میں گزشتہ تاریخ کا ذکر آتا ہے وہاں موجودہ سائنس کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اسلام کا خدا اب بھی زندہ ہے جیسے پہلے زندہ تھا۔ اب بھی بولتا ہے جیسے پہلے بولتا تھا۔ پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں جنہوں نے مسیح موعود کو مانا ہے اور مذہب کی حقیقت کو جانا ہے۔ ہمیں یہ اعتراضات فکر میں نہیں ڈالتے۔ ہمیں تو حضرت مسیح موعود نے بتایا ہے کہ مذہب اور سائنس ایک ہی چیز ہیں اور سائنس جتنا بھی عروج پکڑ جائے قرآن کی تعلیم اور اصول اسلام کو ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکے گی۔

حضور انور نے اس اعتراض کا بھی ذکر فرمایا کہ گویا مذہب لوگوں کی تباہی کا موجب ہے اور خدا نے بہت سی قوموں کو عذاب دے کر مارا جیسا کہ مذہبی کتب میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اعتراض کرنے والے سے پوچھا جائے کہ تمہاری سائنس نے تو اس سے زیادہ خون بہایا ہے۔ سائنس نے جو زہریلی گیسیں اور مواد بنایا ہے وہ تو صرف موت ہی موت ہیں۔ کیا انہوں نے دوسری جنگ عظیم کا حال نہیں دیکھا جس میں انہی ایجادات کی وجہ سے 60 سے 70 ملین لوگ مر گئے۔ کیا یہ مذہبی جنگ تھی؟ مذہب مارتا نہیں بلکہ تنبیہ کرتا ہے کہ سلامتی قائم کرو، آپس میں بھلائی سے پیش آؤ۔ اگر انسان نے خون بہایا ہے تو اپنے مفاد کی خاطر، آفتوں سے گزرنا پڑا ہے تو غیر معمولی ظلموں کی وجہ سے۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ مذہب اور خدا نہیں ہیں تو کیا یہ زلزلے اور سیلاب رک جائیں گے۔ اگر نہیں تو یہ مذہب کے خلاف لکھنے والے کس کھاتہ میں جائیں گے۔ خدا تو اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر تم میرے حکموں پر چلو تو یہ آفات ٹل سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ صدی میں اللہ نے اپنے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ اس فرستادہ نے لوگوں سے کہا کہ اگر تم اپنی حالتوں کو نہیں بدلو گے تو تم پر زلزلے بھی آئیں گے اور اگر ظلموں میں بڑھتے گئے تو طاعون کی وبا بھی پھیلے گی۔ پس اپنی حالتوں کو سنوارو۔ جنہوں نے خدا کے اس فرستادہ کی آواز پر لبیک کہا وہ سب ان سے محفوظ رہے۔ پس ہمیں تو خدا کے ان پیاروں کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ وہ ہمیں آئندہ آنے والی آفات سے آگاہ کر دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا کے پیارے تو مصیبت کے وقت اپنے خدا سے گریہ وزاری کرتے ہیں اور اس مصیبت کے کم ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور کو رات کے وقت اس قدر روتے دیکھا کہ جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو اور آپ دعا کر رہے تھے کہ اے خدا ان کو اس عذاب سے بچا لے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود سے ایک سوال کرنے والے نے پوچھا کہ مذہب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مذہب کیا ہے وہی راہ ہے جس کو انسان اپنے لئے اختیار کرتا ہے۔ مذہب تو ہر شخص کو رکھنا پڑتا ہے۔ لامذہب انسان جو خدا کو نہیں مانتا اس کو بھی ایک راہ اختیار کرنی پڑتی ہے اور جو بھی رستہ تم اختیار کرو گے وہ مذہب ہے۔ مگر امر غور طلب یہ ہونا چاہئے کہ جو راہ اختیار کی ہے کیا وہ راہ وہی ہے جس پر چل کر سچی استقامت، دائمی راحت اور نہ ختم ہونے والا اطمینان مل سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں مذہب کا خلاصہ دو ہی باتیں ہیں یعنی حق اللہ اور حق العباد۔ حق اللہ یعنی اللہ کو کس طرح ماننا چاہئے اور کس طرح اس کی عبادت کرنی چاہئے۔ دوسرے بندوں کے حقوق کہ اس کے بندوں کے ساتھ کیسی ہمدردی اور مؤاخات کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے مذہب کی غرض و غایت کو بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں وہ مذہب کس کام کا مذہب ہے جو زندہ خدا کا پرستار نہیں۔ ایسا مذہب ایک مردے کا جنازہ ہے جو صرف دوسروں کے سہارے سے چل رہا ہے، سہارا الگ ہوا تو وہ زمین پر گرا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہب کے اختیار کرنے کی اصل غرض یہ بیان کی ہے کہ تا وہ خدا جو سرچشمہ نجات کا ہے اس پر ایسا کامل یقین آجائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھا جائے۔ یہ یقین پیدا کرنا مذہب کا کام ہے۔ پس سب سے مقدم کام انسان کا یہ ہے کہ خدا پر یقین حاصل کرے۔ یہ یقین خدا پر اس کے ساتھ مکالمے اور خارق عادت نشانات سے آتا ہے یا ایسے شخص کی صحبت میں رہے جو اس درجہ تک پہنچ گیا ہو۔

پس مذہب کی غرض یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو ہر ایک بدی سے پاک کر کے اس لائق بنائے کہ اس کی روح ہر وقت خدا کے آستانہ پر گری رہے۔ یقین اور محبت اور معرفت اور صدق اور وفا سے بھر جائے اور اس میں ایک خالص تبدیلی پیدا ہو تا کہ اسی زندگی میں اسے بہشتی زندگی حاصل ہو۔ حضرت مسیح پاک مذہب کی غرض ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ اخلاق وسیع ہوں۔ جیسے خدا کے اخلاق وسیع ہیں۔ کوئی ہزار گالیاں اسے دے وہ اس پر پتھر نہیں برساتا۔ پس اسی طرح حقیقی مذہب والا تنگ ظرف نہیں ہو سکتا۔

اسلام اپنے ماننے والوں سے کیا تقاضا کرتا ہے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپے اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں۔ اصطلاحی معنوں میں اس کے معنی ہیں جو خدا کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دے۔ اسلام صرف قصے کہانیاں نہیں ہے بلکہ اسلام کہتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے سے زندہ تعلق پیدا کرو۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ دونوں ہاتھ پھیلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ اس کی طرف دوڑتے ہیں وہ اس کے لئے دروازہ کھولتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں زندگی بخش مذہب کی علامات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ سچا مذہب وہی ہے جس کے ساتھ سچا نمونہ ہو۔ سچے مذہب کی یہی نشانی ہے۔ اس زندہ خدا کے نمونے اور نشان اس مذہب میں تازہ بتازہ موجود ہوں۔ پہلے انبیاء ایک خاص قوم و ملّت کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم وہیں تک تھی لیکن اللہ نے فرمایا اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ یعنی آج میں نے دین کو مکمل کر دیا۔ پس اسلام تمام مسائل کا حل ہے اور تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج آنحضورؐ کے غلام صادق کے ماننے والوں کا کام ہے کہ جس توحید اور مذہب کو پھیلانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ مذہب آج بھی زندہ ہے، آج بھی زندہ خدا سے تعلق جڑواتا ہے وہ مذہب جس نے آخرین میں رسول بھیج کر پہلوں سے ملا دیا ہے، وہ مذہب جس نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم کر کے مومنین کے خوف کو امن میں بدل دیا ہے۔ اس پیغام کو دنیا تک پہنچائیں اور ان معترضین کے منہ بند کر دیں۔ انہیں بتا دیں کہ خارق عادت کوئی پرانے معجزے نہیں۔ آج بھی اس کے فضلوں کے نشانات جماعت احمدیہ دکھا سکتی ہے اور دکھاتی ہے۔ دنیا کو بتا دیں کہ اسلام ہی دنیا کی بقا کا ذریعہ ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی امن کے ضامن ہیں۔ اس اہم فریضہ کی تکمیل کے لئے اپنی جان مال کی قربانی کے معیاروں کو بلند کرتے ہوئے اپنی تمام استعدادیں بروئے کار لائیں۔ اپنی دعاؤں کو بھی انتہا تک پہنچا دیں اور رُوئے زمین پر ایک ہی مذہب ہو ایک ہی رسول ہو اور ایک خدا ہو جو واحد و یگانہ ہے اور اس کی پرستش کی جاتی ہو۔ خدا ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

آخر پر حضور انور نے امّت اور دنیا کی بہتری کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کی حاضری 33 ہزار 270 ہے جو گزشتہ سال سے 2 ہزار زیادہ ہے۔

اس کے بعد حضورِ انور ازراہِ شفقت کچھ دیر اسٹیج پر رونق افروز رہے اور مختلف ممالک اور تنظیموں کے نمائندہ گروپس خلافتِ احمدیہ سے اپنی وفا کا اظہار کرنے کے لئے دلفریب انداز میں نظمیں اور ترانے پیش کرتے رہے۔ اس کے بعد حضور انور السلام علیکم کہہ کر اپنے عشاق کے نعروں کی گونج میں مارکی سے اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

حضورِ انور نے وہاں مختلف ممالک سے تشریف لانے والے وفود سے ملاقاتیں کیں اور پھر کچھ دیر بعد نمازِ مغرب وعشاء پڑھانے کے لیے دوبارہ جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ کے تینوں دن حدیقۃ المہدی میں بابرکت قیام کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مؤرخہ 31 / اگست 2014ء کی رات مسجد فضل لندن واپس تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

❁❁

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بقیہ: مصنف کے جواب میں از صفحہ 7

آئرلینڈ میں احمدیت کی ترقی کی بُنیاد!

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ سے یورپ میں دن بدن جماعت احمدیہ کی مساجد میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ الحمدللہ۔ اسلام احمدیت کے متوالے اللہ تعالیٰ اور اس کے خلیفہ کی محبت میں مالی قربانیوں میں پیش پیش ہیں اور خوبصورت اور عالی شان مسجد کی تعمیر میں زیادہ سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں اور اس راہ میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں لگے ہوئے ہیں۔

یورپ کے ایسے ہی خوش نصیب ملکوں میں ایک آئرلینڈ بھی ہے جہاں پر اُس کے باسیوں کو اسلام احمدیت کے نُور سے منور کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے اپنی پہلی مسجد تعمیر کی۔ گزشتہ دنوں مورخہ 26 ستمبر 2014 کو پیارے آقا سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئرلینڈ میں تعمیر ہونے والی جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ’’مسجد مریم‘‘ میں نماز جمعہ پڑھا کر مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا پیش خیمہ بنادے۔ آمین۔ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی آئرلینڈ میں جماعت کی ترقی کی بنیاد رکھ دی گئی۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا...... جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 93)

پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے شہر شہر اور قریہ قریہ میں خدا کا گھر بنانا چاہتے ہیں تا کہ یورپ کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں احمدیت کی ترقی کی بنیاد رکھ دی جائے اور سارا یورپ احمدیت کے نُور سے جگمگا اُٹھے۔ لیکن سب سے صحیح اور درست بات یہی ہے کہ پیارے آقا دُنیا کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں تا کہ پوری دُنیا احمدیت کے نُور سے جگمگا اُٹھے۔ اس وقت چونکہ گفتگو کا محور یوروپ ہے اس لئے یوروپ کے حوالہ سے بات ہو رہی ہے۔ پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی میں ایک سو تعمیر مساجد کے منصوبہ کے حوالہ سے فرمایا کہ صرف ایک سو مساجد پر اکتفا نہ کریں بلکہ جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں۔ پھر اپنے دورہ بیلجئم ۲۰۰۹ء کے حوالہ سے خطبہ جمعہ ۲۱ / اگست ۲۰۰۹ء کو ارشاد فرمایا کہ :

’’میں نے وہاں کی جماعت کو یہ ہدایت دی ہے کہ برسلز شہر میں مسجد کے لئے جگہ تلاش کریں۔ تا کہ ہم بیلجئم میں جلد ہی مسجد تعمیر کر سکیں۔ انشاء اللہ۔ اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد وہاں مسجد کی تعمیر کی صورتِ حال پیدا بھی ہو جائے گی۔ (مقامی لوگ مسجد کی تعمیر کی مخالفت کر رہے تھے) حضور پُرنُور نے فرمایا : اللہ تعالیٰ میری اس خواہش کو بھی پورا فرمائے کہ جو پہلی Phase ہے اس میں ہم یورپ کے ہر ملک میں جہاں مسجدیں نہیں ہیں آئندہ پانچ چھ سالوں میں کم از کم ایک مسجد بنا لیں۔ پھر انشاء اللہ جب ایک مسجد بن جائے گی تو ان میں اضافہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ / اگست ۲۰۰۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکور بالا ارشاد کے مطابق ہم سمجھتے ہیں کہ آئرلینڈ کی جماعت نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ارشاد پر عمل کرتے ہوئے اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلی تمنّا کو پورا کرتے ہوئے آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کی ترقی کی بنیاد رکھ دی ہے۔

آئرلینڈ یوروپ کے خوبصورت ترین ملکوں میں سے ایک ہے۔ یہ گریٹ برٹین کے مغرب کی طرف نارتھ اٹلانٹک میں واقع یورپ کا تیسرا اور دُنیا کا بیسواں سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ سیاسی طور پر آئرلینڈ دو حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ ’’ریپبلک آف آئرلینڈ‘‘ کہلاتا ہے جو کل جزیرے کا پانچواں یا چھٹا حصہ ہے۔ اس کا سب سے بڑا شہر ڈبلن ہے جو آئرلینڈ کا دارالحکومت بھی ہے۔ دوسرا حصہ ’’ناردرن آئرلینڈ‘‘ کہلاتا ہے جو جزیرے کا باقی حصہ ہے اور نارتھ ایسٹ میں واقع ہے اس کا سب سے بڑا شہر بیلفاسٹ ہے۔ آئرلینڈ کی آبادی تقریباً 6.4 ملین ہے۔ 4.6 ملین آبادی ’’ریپبلک آف آئرلینڈ‘‘ میں رہتی ہے جبکہ 1.8 ملین آبادی ’’ناردرن آئرلینڈ‘‘ میں رہتی ہے۔ 95% لوگ رومن کیتھولک عیسائی ہیں۔ 1922 کو مکمل طور پر برطانیہ کے تسلط سے آزاد ہوا۔

قبل ازیں آئرلینڈ کی سرزمین کو 14 تا 20 ستمبر 2010 پیارے آقا کی قدم بوسی نصیب ہوئی تھی۔ تب حضور ایدہ اللہ نے 17 ستمبر بروز جمعۃ المبارک آئرلینڈ کے چوتھے بڑے شہر گالوے میں ’’مسجد مریم‘‘ کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ اور اب چار سال بعد مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر دوسری مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سرزمین آئرلینڈ کو اپنی قدمبوسی کا شرف عطا فرمایا۔ 26 ستمبر 2014 بروز جمعۃ المبارک حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر اور نماز پڑھا کر مسجد مریم کا افتتاح فرمایا۔ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ کے آغاز میں فرمایا :

’’الحمدللہ آج ہمیں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہلی مسجد میں اللہ تعالیٰ جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر اس کا قیام ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ گو یہ چھوٹی سی مسجد ہے لیکن اس بات کا اعلان ہے کہ مسیح محمدی کے ماننے والے یہاں سے خدائے واحد کی وحدانیت کا پانچ وقت اعلان کریں گے اور اس میں حاضر ہو کر خدائے واحد کی پانچ وقت عبادت بجالائیں گے‘‘

جماعتِ احمدیہ کی مساجد کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

’’ہماری مساجد اُس نُور کو اپنے دلوں میں قائم کرنے اور اُسے دُنیا میں پھیلانے کے لئے ہی تعمیر ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کا نُور ہے۔ چاہے جو بھی اس کی پہچان کے لئے اس کا نام رکھ دیا جائے لیکن اس کا مقصد یہی ہے کہ جو نُور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ذریعہ سے ہم پر اُتارا اور پھر اس کا حقیقی پرتو اِس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بنایا، یہ نُور ہر سو پھیلتا جائے۔ یہی ہماری مساجد کا مقصد ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ دسمبر ۲۰۰۹)

اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر میں حصہ ڈالنے والے ہر احمدی کو خواہ اُس نے جس رنگ میں بھی حصہ ڈالا ہو دُنیا و آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

(منصور احمد مسرور)

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association, USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

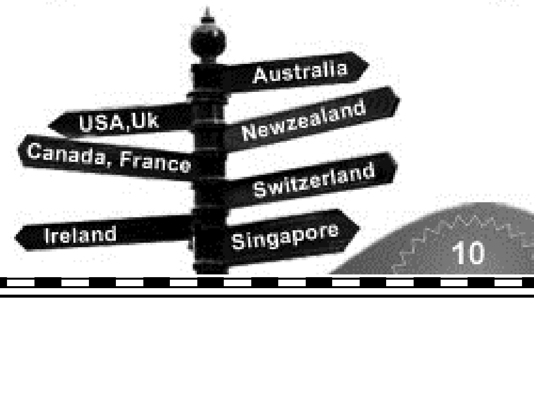

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے‘‘ پھر آپ مؤمن کی نشانی بتاتے ہیں کہ کس طرح مؤمن کو غصہ پر ضبط ہونا چاہئے یا غصے پر ضبط ہو تو حقیقی مؤمن کہلاتا ہے۔ فرمایا وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ۔ یعنی مؤمن وہ ہیں جو غصہ کھا جاتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ عفو اور درگزر کے ساتھ پیش آتے ہیں اس لئے ہمیں بھی اپنے عفو اور درگزر کو وسیع تر کرنے کی ضرورت ہے۔ پس یہ ہیں وہ معیار جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اگر اللہ تعالیٰ کے نور سے فیض پانا ہے تو صبر حوصلہ اور بردباری کا وصف بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے منہ سے معارف اور حکمت کی باتیں نکلیں لوگ ہماری طرف متوجہ ہوں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں تو ہمیں اپنے گھریلو اور روزمرہ کے معاملات میں سختی اور غضب کی حالت میں رہنے سے اپنے آپ کو بچانا ہو گا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی ذہنی صلاحیتوں اور استعدادوں کو کبھی بھی تباہ و برباد نہ ہونے دیں تو بدظنی اور غضب سے اپنے آپ کو بچانا ہوگا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ حقیقی مؤمن بنیں تو اپنی صلاحیتوں کو برمحل اور برموقع اور مناسب رنگ میں ادا کرنا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کی خوبصورتی یہی ہے کہ اعلیٰ اخلاق کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے غیر ضروری غصے کو دبانے اور عفو سے کام لینے کی تلقین کرے۔ پس یہ خلق ہر ایک کو اپنانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر حقیقی مؤمن بننا مشکل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متواتر فرمایا ہے مختلف تحریرات اور ارشادات میں فرمایا کہ جذبات کو اپنے قابو میں رکھنا چاہئے۔ لیکن ہمارے اندر کمزوری ہے کہ ہم اس پر اس طرح عمل نہیں کرتے جس طرح کرنا چاہئے۔ اس میں عام احمدی بھی شامل ہے اور عہدے داران بھی شامل ہیں۔ ایسے لوگ جو دوسروں کو تو آپ کی باتیں سناتے ہیں اور جذبات کو قابو میں رکھنے کی تلقین کرتے ہیں لیکن خود اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں یا اس طرح سوچتے ہیں۔ اگر ظلم وقتی جوش کے تحت ہو گیا ہے تو جوش کا وقت گزر جانے پر ایک مؤمن کو اس کا ازالہ کرنا چاہئے۔ اگر یہ ازالہ نہیں کرتے اور ندامت محسوس نہیں کرتے بلکہ سارے حالات گزر جاتے ہیں اور پھر بھی اثر نہیں ہوتا تو پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے یہ حقیقی ایمان نہیں یہ دکھاوے کا ایمان ہے۔ پانی کے اس بلبلے کی طرح ہے جس کے اوپر پانی ہے اور اندر صرف ہوا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم دیکھیں کہ کتنی دفعہ ہم پر اگر زیادتی بھی ہوئی ہے تو ہم نے برداشت کیا ہے اور مغلوب الغضب ہو کر جواب نہیں دیا یا اگر عہدے دار ہیں تو کتنی دفعہ ایسے مواقع پیدا ہوئے ہیں کہ دوسرے نے زیادتی کی اور انہوں نے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ دیا۔ اس زیادتی کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

اگر کوئی اپنے معاملات میں دست درازی کرتا ہے ظلم کا مرتکب ہوتا ہے تو حاکم یا قاضی سزا دیتا ہے جس طرح بچوں کو ماں باپ یا استاد سزا دیتے ہیں۔ یہ سزا کسی جرم میں کسی کو ملتی ہے تو اس لئے کہ اس نے شریعت کے حکم کی نافرمانی کی یا دوسروں کے حقوق تلف کئے۔ یہ وضاحت اس لئے ضروری ہے کہ بعض لوگ زیادتی بھی کرتے ہیں شریعت کے قوانین کی پابندی بھی نہیں کرتے۔ دوسروں کے حقوق بھی غصب کرتے ہیں اور پھر ان پر نظام جماعت جب تعزیر کرتا ہے تو یہ میری باتیں سن کر اس بارے میں پھر مجھے لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور اب بھی شروع کر دیں گے شاید کہ آپ نے عفو اور درگزر پر خطبہ دیا ہے۔ ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا جائے ہمیں بھی معاف کر دیا جائے تو اس بارے میں پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ میری کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ بعض مجھے گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط بھی لکھ دیتے ہیں ان کے لئے بھی کبھی میرے دل میں غصہ نہیں آیا کبھی جذبات پیدا نہیں ہوئے غصے کے۔ ایسے لوگ عموماً اپنے نام نہیں لکھتے یا فرضی نام لکھتے ہیں اگر وہ نام لکھ بھی دیں تو تب بھی میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس بارے میں ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوگی بے شک گالیاں دیں۔ ہاں رحم ضرور آتا ہے ان پے اور مزید استغفار کا مجھے موقع مل جاتا ہے میرے لئے تو یہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ سزا یا تعزیر تو دوسروں کے حقوق غصب کرنے یا شریعت کے حکم کی نافرمانی کرنے پر ملتی ہے اور بڑے دکھ سے یہ سزا دی جاتی ہے کوئی خوشی سے نہیں سزا دی جاتی۔ جس دن میری ڈاک میں نظارت امور عامہ یا امراء ممالک کی طرف سے کسی کی تعزیر کی معافی کی سفارش ہوتی ہے جو غلطی کی تھی اس کا مداوا ان لوگوں نے کر دیا ہوتا ہے تو اس دن سب سے زیادہ میری خوشی کا دن ہوتا ہے۔ پس جہاں میرے فرائض میرے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں وہاں مجھے مجبور نہ کریں۔ ہاں میں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ فریقین اپنے معاملات جب قضا میں لاتے ہیں اور قضا یا انتظامیہ واقعات کی روشنی میں ان کا فیصلہ کرتے ہیں اور ایک فریق پر ذمہ داری ڈالی جاتی ہے کہ حقوق ادا کرے یا اس حد تک ذمہ داری ڈالی جاتی ہے کہ اتنا اگر مالی معاملہ ہے تو رقم ادا کرو یا دوسری ذمہ داریاں ادا کرو تو جس فریق نے رقم وصول بھی کرنی ہو جس نے حق لینا ہو وہ دوسرے فریق کے مالی حالات کی اگر تنگی ہے تو اس کی وجہ سے جو زیادہ سے زیادہ سہولت دے سکتا ہے اس کو دینا چاہئے وہاں پے ضدیں نہیں کرنی چاہئیں یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ بلاوجہ کسی ’’انا‘‘ میں پڑ کر ظلم نہیں کرنا چاہئے۔ بہرحال ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر گزار ہونا چاہئے اور یہ سوچنا چاہئے کہ ہم لوگ اس شخص کی اتباع کرنے والے ہیں جس کا نام مسیح رکھا گیا ہے۔ یہ سوچنے والی بات ہے کہ آپ کو مسیح کہا گیا ہے حضرت مسیح موعود کو تو کیوں کہا گیا۔ وہ کون سی چیز ہے جو مسیح کو دوسرے انبیاء سے ممتاز کرتی ہے کوئی نہ کوئی بات ہر نبی میں ایسی ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ پس مسیح کی جو خاص امتیازی چیز ہے وہی مسیح موعود علیہ السلام کی مسیح سے ایک وجہ تشبیہہ کی ہوسکتی ہے۔ اس کی وضاحت جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہے وہ بڑی دل کو لگنے والی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خصوصیت وہ نرمی کی تعلیم ہے جو حضرت مسیح نے پیش کی۔ پس بے شک تمام انبیاء نے نرمی کی تعلیم دی ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے زمانے کے حالات کو دیکھتے ہوئے اس پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ پس یہ خاص تعلیم ہے جو حضرت مسیح لائے اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام مسیح رکھا یا آپ کو تشبیہہ دی مسیح سے تو اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ آپ کو بھی خاص طور پر نرمی کی تعلیم دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ گو کہ آپ کا نام مسیح رکھنے کی یہ بھی وجہ ہے کہ آپ عیسائیوں کی ہدایت کے لئے بھی آئے اور اس لحاظ سے مسیح کہلائے۔ آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر وہ انسان ہے کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔ تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے سے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا۔ پس ہمیں اپنی بہت اصلاح کی ضرورت ہے۔ ہمیں وہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے کہ دنیا سمجھے کہ ہم نے اپنے جذبات پر پورا پورا قابو پالیا ہے۔

بدی کو مٹانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے کہ ’’اگر کسی بدی کو دیکھو اور طاقت ہو تو اسے ہاتھ سے ختم کر دو۔ اگر ہاتھ سے ختم نہ کر سکو تو زبان سے روکو۔ اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں برا مناؤ‘‘۔ پس احمدی معاشرے میں بھی غلط حرکات اور بداخلاقی کو برا سمجھنے روکنے اور منانے کا احساس ہونا چاہئے یا ترتیب کے لحاظ سے روکنے اور سمجھانے اور اس کو ختم کرنے کا احساس پیدا ہونا چاہئے یا برا منانے کا احساس پیدا ہونا چاہئے اور جب سب کو یہ احساس ہو تو چند ایک بھی پھر اخلاق سے نہیں گرتے۔ پھر ہر ایک اپنا معیار اونچا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی ظالم کا ہمیں ساتھ نہیں دینا چاہئے۔ ہمیں وہ طریق اختیار کرنا چاہئے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے۔ جس پر اس زمانے میں خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زور دیا ہے۔ ہمیں عفو نرمی اور درگزر اور محبت سے کام لینا چاہئے۔ اگر کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو سمجھیں کہ اس نے مظلوم پر حملہ نہیں کیا بلکہ ہم پر حملہ کیا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ کیا ہے کیونکہ جس کام کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے اس نے اس کی تحقیر کی ہے۔ پس ایسے حملہ آوروں کو روکنا ہمارا کام ہے۔ ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو زبان سے روکیں دل میں برا منائیں اور مظلوم کے ظالم سے بچنے کے لئے دعائیں کریں۔ پس اگر ہم اخلاق سوز حرکتوں پر برا منائیں۔ ہمارا معاشرہ برا منائے تو خود بخود یہ ظلم اور یہ حرکتیں ختم ہو جائیں گی ہم میں سے۔ لیکن دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ بعض دفعہ ظلموں میں ماں باپ بہن بھائی شامل ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر عائلی معاملات میں اور پھر صرف یہی نہیں کہ یہ شامل ہوتے ہیں دوستی کے نام پر بعض دوسرے نام بھی شامل ہو جاتے ہیں بجائے اس کے کہ سمجھائیں۔ پس ہمیں معاشرے کی اصلاح کے لئے ان ظلموں میں شامل ہونے کی بجائے مظلوم پر حملے کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ سمجھنا چاہئے۔ اگر یہ ہوگا تو پھر دیکھیں ہمارا معاشرہ کس طرح ٹھیک ہوتا ہے۔ اور ہمارے یہ رویے اور عمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

اللہ کرے کہ ہم عبادتوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کرنے والے اور قائم کروانے والے ہوں نہ کہ جھگڑوں اور فسادوں میں پڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بدنام کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی نفسانیت سے بچائے۔ آج بھی نماز جمعہ کے بعد میں ایک جنازہ حاضر پڑھاؤں گا جو مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عبدالرحمن صاحب مرحوم انز پارک کا ہے۔ یہ 3 / اکتوبر 2014ء کو 69 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ❁

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دُعا

خاکسار کی نواسی عزیزہ صبیحہ نصیر وقف نو بنت مکرم نصیرالدین صاحب دہلوی نے امسال دسویں جماعت کے امتحان میں 650 میں سے 594 نمبر یعنی 91.38% نمبر حاصل کر کے نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور اسکول کا نام روشن کیا ہے۔ عزیزہ مکرم عمرالدین صاحب دہلوی کی پوتی ہے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقف نو بچی کو علم کی دولت سے نوازے، آئندہ پڑھائی میں نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل عطا کرے نیز اسے جماعت کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین۔

(عبداللطیف سندھی قادیان)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 23 Oct 2014 Issue No. 43

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

Printed & Published by Jamil Ahmad Nasir and owned by The Nigran Badr Board Qadian and Printed at Fazle-Umar Printing Press, Harchowal Road Qadian, District Gurdaspur-143516, Punjab, India and Published at Office Badr Qadian, District Gurdaspur-143516, Punjab, India. Editor: Mansoor Ahmad

جس دن میری ڈاک میں کسی کی تعزیر کی معافی کی سفارش ہوتی ہے تو اس دن سب سے زیادہ میری خوشی کا دن ہوتا ہے۔ جو صبر کرتا ہے اور بُرد باری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نُور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 ر اکتوبر 2014 بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ایک مؤمن کو عابد بننے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کیونکہ ان کے بغیر ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والا مؤمن نہیں کہلا سکتا۔ جہاں مؤمن کی یہ نشانی ہے کہ وہ عبادت کرنے والا ہو وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرنے والا ہو۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک شخص مؤمن بھی ہو اور پھر اس سے بداخلاقیاں بھی سرزد ہو رہی ہوں۔ عموماً بداخلاق انسان اس وقت ہوتا ہے جب اس میں تکبر ہو۔ اسی لئے رحمان خدا کے بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا کہ یعنی زمین پر وہ نہایت عاجزی سے چلنے والے ہیں اور جس انسان میں عاجزی ہو وہ نہ صرف جھگڑوں اور فسادوں سے بچتا ہے صلح جوئی کی طرف رجحان رکھتا ہے بلکہ دوسرے اعلیٰ اخلاق بھی اس میں پائے جاتے ہیں اور جب اعلیٰ اخلاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی پیش نظر ہو اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اعلیٰ اخلاق کے ساتھ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو پھر ہی یہ کیفیت جو ہے وہ حقیقی مؤمن کی کیفیت ہوتی ہے۔ گویا حقیقی مؤمن عابد اور عاجز ہوتا ہے۔

پس یہ کہنا کہ بعض کام ایسے ہیں جو انسان کے لئے ناممکن ہیں اس لئے کئے نہیں جاسکتے۔ یہ بات کم از کم دین اسلام کے بارے میں غلط ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ نمازوں کے بارے میں جب اللہ تعالیٰ مؤمن کو کہتا ہے کہ یہ تم پر فرض ہیں انہیں ادا کرو تو ساتھ ہی بہت سی سہولتیں بھی دے دیں۔ مثلاً جو کسی وجہ سے کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اسے کہہ دیا کہ بیٹھ کر پڑھ لو۔ اور جو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو اسے کہہ دیا کہ لیٹ کر پڑھ لو۔ بیمار ہے کمزور ہے۔ سفر یا اور کوئی وقتی مجبوری ہے تو کہہ دیا کہ قصر کر لو جمع کر لو۔ پس کوئی شخص اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ نماز پڑھنا اس کے لئے ممکن نہیں اگر صاف کپڑے نہیں ہیں تو جیسے بھی پہنے ہوئے ہیں ان میں ہی نماز پڑھ لو لیکن نماز ضرور پڑھو۔ اسی طرح اگر پانی نہیں ہے تو پھر وضو کے بجائے تیمم کر لو۔ غرض کہ کوئی عقلمند کسی کا یہ بہانہ تسلیم نہیں کرسکتا کہ نماز پڑھنا اس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ جبتک ہوش وحواس قائم ہیں نماز پڑھنا ضروری ہے۔

آئرلینڈ میں جب میں نے مسجد کے افتتاح پر خطبہ دیا اور عبادتوں کی طرف توجہ دلائی تو امریکہ سے ہمارے ایک مربی صاحب نے لکھا اور پھر بعض اور جگہوں سے بھی خط آئے کہ خطبے کے بعد مسجدوں میں حاضری بڑھ گئی ہے۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے کہ نوجوانوں میں نمازوں کی پابندی کی عادت ڈالیں۔ اس عمر میں صحت ہوتی ہے اور عبادتوں کا حق ادا ہوسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ جوانی اور صحت کی عبادتیں ہی حق ادا کرتے ہوئے ادا کی جاسکتی ہیں۔ بڑھاپے میں تو مختلف عوارض کی وجہ سے انسان وہ حق ادا ہی نہیں کرسکتا جو عبادت کا حق ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے اس کے بغیر ہمارا ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ اب میں دوسری بات کی طرف آتا ہوں یعنی اچھے اخلاق۔ اعلیٰ اخلاق رکھنے والوں کا ایک بہت بڑا وصف سچائی کا اظہار ہے اور سچائی پر قائم رہنا ہے۔ ایک مؤمن کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہے اور جھوٹ کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اگر جھوٹ سے انتہائی نفرت ہو لیکن اگر کوئی شخص جھوٹ بولے اور پھر اس پر ندامت بھی محسوس نہ کرے اور اس کے جھوٹ سے اگر کسی کو نقصان ہوا ہے اس کا ازالہ کرنے کی کوشش نہ کرے تو ایسا شخص نہ تو ایمان پر قائم ہے نہ ہی اچھے اخلاق والا کہلا سکتا ہے۔ یقیناً ایسے شخص کو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ صحیح راستے پر نہیں ہے۔

پھر اخلاق کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور اچھے طریق سے پیش آؤ ان سے اچھے طریق سے بات کیا کرو۔ بعض طبائع میں خشونت اور اکھڑپن ہوتا ہے اپنی اس خشونت اور اکھڑپن کی طبیعت میں نرمی پیدا کرو اور کبھی بھی تمہارے سے ایسی بات نہیں ہونی چاہئے جو دوسرے کو تکلیف پہنچانے والی ہو۔ ذرا ذرا سی بات پر مغلوب الغضب نہ ہو جایا کرو۔ لیکن بعض انسان اپنی طبیعت کی وجہ سے یکدم بھڑک بھی جاتے ہیں تو ایسے لوگ اگر سخت بات کہنے کے بعد اپنی سختی پر افسوس کریں اور جو جذباتی یا کسی بھی قسم کی تکلیف جو ان سے دوسروں کو پہنچی ہو اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں توبہ اور استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے اور ان کی توبہ قبول بھی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص نادم نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی عذر نہیں پیش کرسکتا۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ بہت سے معاملات میرے سامنے آتے ہیں میاں بیوی کے جھگڑوں کے لیکن دین کے معاملات ہیں کہ ایسے مغلوب الغضب ہوتے ہیں لوگ کہ کچھ نہیں دیکھتے کہ کیا کہہ رہے ہیں کیا کر رہے ہیں۔ عورتوں کو جذباتی تکلیف بھی دیتے ہیں ہاتھ بھی اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے معاملات ہیں آپس میں غلط قسم کے رویے ہیں۔ پھر یہ سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔ اصلاحی کمیٹی کوشش کرے یا قضا کوشش کرے یہ لوگ اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں اور جب کسی فریق پر تعزیر ہو جائے تو پھر معافی کے لئے بھی لکھتے ہیں اور پھر اس کا مداوہ کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں جو زیادتیاں انہوں نے کی ہیں۔ ٹھیک ہے ایسے لوگ سزا کے بعد معافی لے کر اپنے انجام کو بچا لیتے ہیں لیکن تعزیر کا داغ ان پر لگ جاتا ہے تو اگر اپنی انا کے چکر میں نہ پڑتے تو پہلے سے ہی افہام و تفہیم سے معاملہ طے ہوسکتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو اپنے ایمانوں کو بچانے کی فکر کرنی چاہئے۔ دنیا اور اس کے فوائد اور اس کی سہولتیں چند روزہ ہیں۔ اپنے انجام کی ہمیں فکر کرنی چاہئے۔ جماعت کو میں اکثر توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ ہمیں اپنے اخلاقی معیار بلند کرنے چاہئیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی اناؤں کے جال میں نہیں پھنسنا چاہئے۔ جماعت کے ہر فرد کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اخلاق اور انسانیت کا معیار بنیں۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت انہیں خرچ کریں۔ میں نے میاں بیوی کے معاملات کی مثال دی ہے تو دیکھیں خطبہ نکاح میں پڑھی جانے والی آیات میں کس طرح اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف احکام دیئے ہیں جن پر میاں بیوی دونوں کو عمل کرنا ضروری ہے لیکن اکثر لوگ ان باتوں کو سامنے نہیں رکھتے۔ سمجھتے ہیں نکاح ہوگیا شادی ہوگئی اور بس۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ غصہ دباؤ۔ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔ اپنی غلطیوں پر ضد نہ کرو۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو ہمیں یہاں تک فرمایا ہے کہ جو بندوں کے حق ادا نہیں کرتا ان اخلاق کے مطابق اپنا نمونہ نہیں دکھاتا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں جن کا اپنانا ایک مؤمن کے لئے ضروری ہے تو پھر ایسے لوگ خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کرتے۔ ان کی نمازیں اور عبادتیں بھی صرف دکھاوے کی ہیں کیونکہ ان عبادتوں نے ان کے اندر وہ تبدیلی پیدا نہیں کی جو ایک مؤمن کا خاصہ ہے۔ ان میں وہ عاجزی نہیں آئی جو انہیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو اس بارے میں نصائح فرمائی ہیں وہ میں پیش کرتا ہوں کہ مغلوب الغضب ہونے والوں کی کیفیت کیا ہو جاتی ہے۔ ان کے دماغ عقل اور حکمت سے خالی ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ پاگل پن تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس بارے میں فرماتے ہوئے کہ جوش اور غصہ جو ہے جب بڑھ جائے تو عقل ماری جاتی ہے۔ اس لئے صبر کی طرف توجہ دلائی کیونکہ صبر سے عقل اور فکر کی قوتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے“۔

پھر ذرا ذرا سی بات پر غصے میں آنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کا دل حکمت سے عاری ہو جاتا ہے۔ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہوسکتا ہے۔ ایک مؤمن کی تعریف کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ مؤمن کو کیسا ہونا چاہئے؟ آپ فرماتے ہیں کہ ”مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوت غضب ہی ہے جب وہ

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان